نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

تحریر و تحقیق: آغا قسور عباس حیدری حفظہ اللہ

نبیؐ کے بعد خلیفہ علیؑ ہیں:

قرآن میں اللہ نے فرمایا:

وانذر عشیرتک الاقربین۔

اور آپ ڈرایا کریں اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔

اسکی تفسیر ہم مختصراً بیان کرتے ہیں کہ جب نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے ایک دعوت منعقد کی اور تمام بنی عبدالمطلب کو بلایا لیکن پہلے دن وہ سارے کھا کر چلے گئے اور آپؐ انکو کچھ نہ فرما سکے لیکن نبیؐ مولا علیؑ سے فرمایا کہ ایک اور دعوت رکھو اور ان سب کو دوبارہ سے بلاو۔ جب وہ سارے آ گئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اسکی طرف دعوت دوں تو تم میں سے کون ہے جو اس معاملے میں میری مدد کرے اور میرا نائب، وصی اور بھائی ہوگا؟ تو اس پر مولا علیؑ نے فرمایا کہ اے نبیؐ بے شک میں کم عمر ہوں لیکن اس معاملے میں میں آپکا مددگار ہوں تو نبیؐ نے مولا علیؑ کو گردن سے پکڑا اور فرمایا:

ان هذا اخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له اطیعوا

بے شک تم میں یہ میرا بھائی، وصی اور خلیفہ ہے اسکی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۱۳۱، تفسیر ثعلبی جلد ۷ صفحہ ۱۸۲، تفسیر بغوی صفحہ ۹۴۸، کنز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳، الکامل فی التاریخ جلد ۱ صفحہ ۵۸۶، تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۴۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تفسیر مظہری جلد ہفتم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۰ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی وہ کھا سکتا تھا جتنا میں نے ان تمام کو پیش کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کو سیراب کرو پس میں وہ پیالہ اٹھا لایا۔ انہوں نے اتنا دودھ پیا کہ وہ تمام کے تمام سیراب ہو گئے۔ قسم بخدا (اس کی مقدار صرف اتنی تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابولہب نے پہلے ہی کہہ دیا تمہارے ساتھی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ بکھر گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان سے کوئی بات نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے دوسرے دن پھر فرمایا اے علی! بے شک وہ آدمی مجھ سے سبقت لے گیا ہے کہ جب میں نے کلام کا ارادہ کیا تو میری گفتگو سے پہلے ہی لوگ منتشر ہو گئے۔ لہٰذا اسی قسم کی ایک اور دعوت کا اہتمام کرو۔ اور انہیں پھر جمع کرو۔ پس میں نے ویسے ہی کیا، پھر انہیں اکٹھا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو فرمایا، تو میں نے آپ کو پیش کیا پھر آپ ﷺ نے گذشتہ دن کے عمل کی طرح کیا۔ پھر ان تمام نے کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی اے بنی عبد المطلب! بے شک میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں، تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں اس کی طرف دعوت دوں۔ پس تم میں سے کون میرے اس معاملے میں میری مدد کرے گا اور میرا بھائی، میری وصی اور میرا نائب ہو گا؟ پس تمام کے تمام لوگوں پر خاموشی چھا گئی اور کوئی بھی نہ بول سکا۔ تو میں نے کہا اے نبی اللہ! بے شک میں ان تمام میں کم عمر ہوں لیکن اس معاملے میں میں آپ کا مددگار رہوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور فرمایا اِنَّ هٰذَا اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا (بے شک تم میں یہ میرا بھائی، وصی اور نائب ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو) لوگ استہزاء ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ ہمیں علی کی بات سننے اور اس کی پیروی کا حکم دے رہے ہیں۔(1)

صحیحین میں سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ تو حضور نبی کریم ﷺ صفا پر تشریف لے گئے۔ اور ندا دینے لگے اے بنی فہر، اے بنی عدی باری باری قریش کے تمام قبائل کو بلایا یہاں تک کہ وہ سارے جمع ہو گئے۔ اور جو آدمی خود نہ آ سکا اس نے اپنا نائب بھیج دیا تاکہ وہ بات کو سن کر اس تک پہنچائے۔ پس جب ابولہب اور قریش آ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں دشمن کا ایک دستہ تم پر شب خون مارنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ تو ان تمام نے کہا جی ہاں، اس لیے کہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا "فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ" (بے شک میں تمہیں عذاب شدید سے پہلے متنبہ کر رہا ہوں کہ کفر و شرک سے باز آ جاؤ) تو یہ سن کر ابولہب بولا تمہیں سارا دن خرابی ہو تو نے ہمیں کیا اس لیے جمع کیا ہے؟ تو اس وقت یہ مکمل سورت نازل ہوئی تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ الی آخر السورة"(2)

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمانے لگے اے گروہ قریش! یا اسی کی مثل اور کوئی کلمہ فرمایا اپنے نفسوں کو بیچ دو اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو تم سے دور نہیں کر سکوں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب میں تمہیں کسی شے کا فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی گرفت سے نہیں بچا سکوں گا اے فاطمہ بنت محمد ﷺ میرے

1۔ تفسیر بغوی زیر آیت ہذا 2۔ صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 702 (وزارت تعلیم)

تفسير البغوي

(معالم التنزيل)

للإمام محيي السنة

أبي محمد الحسين بن مسعود البغوي

(المتوفى ٥١٦ هـ)

طبعة جديدة منقحة ومرتبة

ميزت فيها الآيات المتعلقة بالتفسير بلون أحمر

منضبطة برسم المصحف

دار ابن حزم

رسول الله ﷺ فقال: «يا بني عبدالمطلب إني قد جئتكم بخيري الدنيا والآخرة. وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه، فأيكم يوازرني على أمري هذا؟ ويكون أخي ووصيّي وخليفتي فيكم فأحجم القوم عنها جميعاً فسكتوا عن آخرهم فقلت وأنا أحدثهم سناً، أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه». قال: فأخذ برقبتي ثم قال إن هذا أخي ووصي وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا، فقام القوم يضحكون، ويقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لعلي وتطيع.

أخبرنا عبدالواحد بن أحمد المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، حدثنا محمد بن إسماعيل، حدثنا يوسف بن موسى، حدثنا أبو أسامة، حدثنا الأعمش، حدثنا عمرو بن مرة، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لما نزلت «وأنذر عشيرتك الأقربين ورهطك منهم المخلصين» خرج رسول الله ﷺ حتى صعد الصفا، فهتف يا صباحاه، فقالوا: من هذا فاجتمعوا إليه فقال: «أرأيتكم إنْ أخبرتكم أنّ خيلاً تخرج من سفح

المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، ثنا محمد بن إسماعيل، ثنا عمر بن حفص بن غياث، ثنا أبي، ثنا الأعمش، حدثني عمرو بن مرة، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: لما نزلت ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، صعد النبي ﷺ على الصفا فجعل ينادي: «يا بني فهر يا بني عدي» لبطون قريش حتى اجتمعوا، فجعل الرجل إذا لم يستطع أن يخرج أرسل رسولاً لينظر ما هو، فجاء أبو لهب وقريش، وقال: «أرأيتكم لو أخبرتكم أنّ خيلاً بالوادي تريد أن تُغير عليكم أكنتم مصدقيّ؟» قالوا: نعم، ما جربنا عليك إلا صدقاً، قال: «فإني نذيرٌ لكم بين يدي عذاب شديد» فقال أبو لهب: تباً لك سائر اليوم ألهذا جمعتنا؟ فنزلت: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۞ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ [المسد: ١ ـ ٢].

أخبرنا عبدالواحد [بن أحمد] المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، ثنا محمد بن إسماعيل، ثنا أبو اليمان، أنا شعيب، عن الزهري، أخبرني سعيد بن المسيب، وأبو سلمة بن

شيئاً، يا صفية عمة رسول الله لا أغني عنك من الله شيئاً، ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا أغني عنك من الله شيئاً».

أخبرنا أبو سعيد عبدالله بن أحمد الطاهري، أنا جدي أبو سهل عبدالصمد بن عبدالرحمن البزاز، أنا أبو بكر محمد بن زكريا العُذافري، أنا إسحاق بن إبراهيم الدبري، ثنا عبدالرزاق، أنا معمر، عن قتادة، عن مطرف بن عبدالله بن الشخير، عن عياض بن حمار المجاشعي قال: قال رسول الله ﷺ: «إن الله عزّ وجلّ أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا، وإنه قال: إن كل مال نحلته عبادي فهو لهم حلال، وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم، فأتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم، وحرمتْ عليهم ما أحللتُ لهم، وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطاناً وإن الله نظر إلى أهل الأرض فَمَقَتَهم عربَهم وعجمَهم إلاّ بقايا من أهل الكتاب، وإن الله تعالى أمرني أن أخوّف قريشاً، فقلت: يا رب إنهم إذا يثلغوا رأسي حتى يدعوه خبزةً، فقال: إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك، وقد أنزلت عليك كتاباً لا يغسله الماء،

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الغد فقال : يا علي ! إن هذا الرجلَ قد سبقني إلى ما سمعت من القولِ فتفرقَ القومُ قبل أن أكلمهم فعُدْ لنا مثلَ الذي صنعت بالأمسِ من الطعام والشرابِ ثم اجمعهم لي ، ففعلتُ ثم جمعتهم ، ثم دعاني بالطعامِ فقربتُه ، ففعل به كما فعلَ بالأمسِ ، فأكلوا وشربو حتى نهلوا ، ثم تكلمَ النبي ﷺ فقال : يا بني عبد المطلب ! إني واللهِ ما أعلمُ شاباً في العرب جاء قومَه بأفضلَ ما جئتكم به ! إني قد جئتكم بخيرِ الدنيا والآخرة وقد أمرني اللهُ أن أدعوكم إليه ، فأيكم يؤازرُني على أمري هذا ؟ فقلتُ وأنا أحدثُهم سنا وأرمصُهم[1] عيناً وأعظمُهم بطناً وأحمشُهم[2] ساقاً : أنا يا نبي الله أكونُ وزيرك عليه ! فأخذَ برقبتي فقال : إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا ، فقام القومُ يضحكون ويقولون لأبي طالب : قد أمركَ أن تسمعَ وتطيعَ لعليٍ (ابن إسحاق وابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم ، حق معاً في الدلائل) .

٣٦٤٢٠ - ﴿ مسند البراء بن عازب ﴾ قال : كنا مع رسول الله

---

(١) وأرمصهم : يقال : غمِصت العين ورَمِصت من الغمص والرمص ، وهو البياض الذي تقطعه العين ويجتمع في زوايا الأجفان والرَّمص : الرطب منه ، والغمص : اليابس . النهاية ٢/٢٦٣ . ب

(٢) وأحمشهم: يقال: رجل حمش الساقين وأحمش الساقين أي دقيقها. النهاية ١/٤٤٠ . ب

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء السابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

يونس بن حبيب فقال: أتانا شاب من شبابكم هؤلاء فأتى بنا هذا الغدير فأجلسنا في ذات جناحين من الخشب فأدخلنا بساتين من وراءها بساتون.

قال يونس: ما أشبه هذا بقراءة الحسن.

﴿**وما ينبغي لهم**﴾ أن ينزلوا القرآن ﴿**وما يستطيعون**﴾ ذلك ﴿**إنّهم عن السمع**﴾ أي استراق السمع من السماء ﴿**لمعزولون**﴾ وبالشهب مرجومون ﴿**فلا تدع مع الله إلٰهاً آخر فتكون من المعذّبين وأنذر عشيرتك الأقربين**﴾.

أخبرني الحسين بن محمد بن الحسين قال: حدّثنا موسى بن محمد بن علي بن عبد الله قال: حدّثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمر قال: حدّثني عبّاد بن يعقوب قال: حدّثنا علي بن هاشم عن صباح بن يحيى المزني عن زكريا بن ميسرة عن أبي إسحاق عن البراء قال: لمّا نزلت ﴿**وأنذر عشيرتك الأقربين**﴾ جمع رسول الله ﷺ بني عبد المطلب وهم يومئذ أربعون رجلاً، الرجل منهم يأكل المسنّة ويشرب العس، فأمر علياً برِجْل شاة فأدمها ثم قال: ادنُوا باسم الله فدنا القوم عشرة عشرة فأكلوا حتى صدروا، ثم دعا بقعب من لبن فجرع منه جرعة ثم قال لهم: اشربوا باسم الله، فشرب القوم حتى رووا فبدرهم أبو لهب فقال: هذا ما يسحركم به الرجل، فسكت النبي ﷺ يومئذ فلم يتكلّم.

ثمّ دعاهم من الغد على مثل ذلك من الطعام والشراب ثم أنذرهم رسول الله ﷺ فقال: «يا بني عبد المطلب إنّي أنا النذير إليكم من الله سبحانه والبشير لما يجيء به أحد منكم، جئتكم بالدنيا والآخرة فأسلموا وأطيعوني تهتدوا، ومَن يواخيني ويؤازرني ويكون وليّي ووصيي بعدي، وخليفتي في أهلي ويقضي ديني؟ فسكت القوم، وأعاد ذلك ثلاثاً كلّ ذلك يسكت القوم، ويقول علي: أنا فقال: «أنت» فقام القوم وهم يقولون لأبي طالب: أطع ابنك فقد أمّر عليك[1] [٩٨].

وأخبرنا عبد الله بن حامد الاصفهاني ومحمد بن عبد الله بن حمدون قالا: أخبرنا أحمد ابن محمد بن الحسن قال: حدّثنا محمد بن يحيى قال: حدّثنا أبو اليمان قال: أخبرنا شعيب عن الزهري قال: أخبرني سعيد بن المسيّب وأبو سلمة بن عبد الرّحمن أنّ أبا هريرة قال: قام النبي ﷺ حين أنزل الله سبحانه ﴿**وأنذر عشيرتك الاقربين**﴾ قال: «يا معشر قريش اشتروا أنفسكم من الله، لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا بني عبد مناف لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا عباس بن عبد المطلب لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا فاطمة بنت محمد لا أغني عنكِ من الله شيئاً، يا صفيّة عمّة رسول الله لا أغني عنك من الله شيئاً، فسلوني من مالي ما شئتم»[2] [٩٩].



للإمام العلامة عمدة المؤرخين أبي الحسن علي بن أبي الكرم
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني
المعروف "بابن الأثير" الجزري الملقب بعز الدين
المتوفى سنة "٦٣٠" هـ

تاريخ ما قبل الهجرة النبوية الشريفة

تحقيق
أبي الفداء عبد الله القاضي

المجلد الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

رووا جميعاً، وأيم الله إنْ كان الرجل الواحد ليشرب مثله، فلما أراد رسول الله ﷺ أنْ يكلمهم بدره أبو لهب إلى الكلام، فقال: لعلما سحركم به صاحبكم. فتفرقَ القوم ولم يكلمهم ﷺ، فلما كان الغد قال: يا علي إن هذا الرجل سبقني إلى ما سمعتَ من القول فتفرقوا قبل أن أكلمهم فعِدّ لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم اجمعهم إليّ. ففعل مثل ما فعل بالأمس فأكلوا وسقيتهم ذلك العس فشربوا حتى رووا جميعاً وشبعوا ثم تكلم رسول الله ﷺ فقال: يا بني عبد المطلب إني والله ما أعلم شاباً في العرب جاء قومه بأفضل مما قد جئتكم به قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة، وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه فأيكم يوازرني على هذا الأمر على ان يكون اخي ووصيي وخليفتي فيكم؟ فأحجم القوم عنها جميعاً وقلت ـ وإني لأحدثهم سناً وأرمصهم عيناً وأعظمهم بطناً وأحمشهم ساقاً ـ أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه فأخذ برقبتي، ثم قال: إنّ هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا. قال: فقام القوم يضحكون فيقولون لأبي طالب: قد أمرك أنْ تسمع لابنك وتطيع.

وأمر رسول الله ﷺ أن يصدع بما جاءه من عند الله وأن ينادىء الناس بأمره ويدعوهم إلى الله، فكان يدعو في أول ما نزلت عليه النبوة ثلاث سنين مستخفياً إلى أن أمر بالظهور للدعاء، ثم صدع بأمر الله، وبادأ قومه بالإسلام فلم يبعدوا منه ولم يردوا عليه إلا بعض الرد حتى ذكر آلهتهم وعابها، فلما فعل ذلك أجمعوا علىٰ خلافه إلا من عصمه الله منهم بالاسلام وهم قليل مستخفون، وحدب[1] عليه عمه أبو طالب، ومنعه وقام دونه، ومضى رسول الله ﷺ على أمر الله مظهراً لأمره لا يرده شيء فلما رأت قريش أنه ﷺ لا يعتبهم[2] من شيء يكرهونه، وأنّ أبا طالب قد قام دونه ولم يسلّمه لهم، مشى رجال من أشرافهم إلى أبي طالب، عتبة، وشيبة ابنا ربيعة. وأبو البختري بن هشام، والأسود بن المطلب، والوليد بن المغيرة، وأبو جهل بن هشام، والعاص بن وائل، ونبيه ومنبه ابنا الحجاج ومن مشى منهم، فقالوا: يا أبا طالب إن ابن أخيك قد سبّ آلهتنا وعاب ديننا وسفه أحلامنا وضلل آباءنا، فإما أن تكفه عنا، وإما أنْ تخلي بيننا وبينه فإنك علىٰ مثل ما نحن عليه من خلافه. فقال لهم أبو طالب قولاً جميلاً وردهم رداً رفيقاً

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

لما نزلت هذه الآية: ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين﴾ «فضقت[1] بذلك ذرعاً، وعرفتُ أني متى أناديهم بهذا الأمر أرى منهم ما أكره، فصمتُّ عليها حتى جاءني جبريل، فقال: يا مُحَمَّد إنَّك إنْ لم تفعل ما تؤمر به سيعذبك ربك، فاصنع[2] لنا صاعاً من طعام، واجعل عليه رِجل شاةٍ، وأملِ لنا عسّاً[3] من لبن، واجمعْ لي بني عَبْد المطلب حتى أبلِّغهم»، فصنع لهم الطعام، وحضروا فأكلوا وشبعوا، وبقي الطعام، قال: ثم تكلم رَسُول الله ﷺ فقال: **«يا بني عَبْد المطلب، أي والله ما أعلم شاباً[4] من العرب جاء قومه بأفضل مما جئتكم به، إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة، وإنَّ ربي أمرني أن أدعوكم، فأيكم يؤازرني على هذا الأمر على أن يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم؟»** فأحجم القوم عنها جميعاً. وإني لأحدثهم سناً. فقلت: أنا يا نبي الله، أكون وزيرك عليه، فأخذ برقبتي ثم قال: **«هذا أخي، ووصيي، وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا»**[٨٣٨١].

فقام القوم يضحكون يقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لعَلي، وتطيع.

قال: وأنا مُحَمَّد بن يوسف، أنا أبو الحسَن مُحَمَّد بن أحْمَد بن عَبْد الله بن عَلي بن عُبَيْد الله بن عَبْد الله بن الحسَن بن جعفر بن الحسَن بن الحسَن بن عَلي بن أبي طالب، أنا أبو العبّاس أحْمَد بن مُحَمَّد بن سعيد الهَمْدَاني، أنا أبو الحسَن أحْمَد بن يعقوب الجُعْفي، نا عَلي بن الحسَن بن الحسَين بن عَلي بن الحسَين، نا إسْمَاعيل بن مُحَمَّد بن عَبْد الله بن عَلي بن الحسَين بن عَلي، حدّثني إسْمَاعيل بن الحكم الرافعي عن عَبْد الله بن عُبَيْد الله بن أبي رافع عن أبيه قال: قال أبو رافع:

جمع رَسُول الله ﷺ ولد بني عَبْد المطّلب وهم يومئذ أربعون رجلاً، وإنْ كان منهم لمن يأكل الجَذَعة، ويشرب الفَرَق من اللبن، فقال لهم: **«يا بني عَبْد المُطّلب إنَّ الله لم يبعث رسولاً إلاّ جعل له من أهله آخاً ووزيراً ووارثاً ووصياً [ومنجزاً لعداته، وقاضياً لدينه، فمن منكم يتابعني على أن يكون أخي ووزيري ووصيي][5] وينجز عداتي وقاضي ديني»؟** فقام إليه

---

(١) كذا بالأصول، وكأن في العبارة نقصاً، والكلام التالي من كلام النبي ﷺ.

(٢) كذا بالأصول، ولا يزال الكلام للنبي ﷺ، وهنا يوجه كلامه لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه، كما أصبح معروفاً ومقارنة بالروايات السابقة.

(٣) الأصل: «غشاء وفي م: «غساء والصواب ما أثبت، والعَسّ: القدح الضخم.

(٤) الأصل: شاباً، وفي م: «شيأ» والتصويب عن المختصر والمطبوعة.

(٥) ما بين معكوفتين سقط من الأصل واستدرك عن م، و« ز »، وفي « ز »: يبايعني، بدل: يتابعني.

:خلافت مولا علیؑ پر نصِ قرآنی

اللہ نے فرمایا: (پارہ ۶ سورہ مائدہ آیت ۶۷)

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل علیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔

اے رسولؐ پہنچا دے وہ پیغام جو تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو رسالت کا کوئی کام نہ کیا۔

یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں غدیر خم میں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی پاکؐ نے مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ — جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علی مولا ہے۔

(تفسیر الرازی جلد ۱۲ صفحہ ۵۲، تفسیر فتح البیان جلد ۴ صفحہ ۱۹، تفسیر فتح القدیر صفحہ ۳۸۴، تفسیر ثعلبی جلد ۴ صفحہ ۹۲، تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۸۱۷، مودۃ القربیٰ صفحہ ۴۶)

اس آیت سے مولا علیؑ کی خلافت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اسی موقعہ پر نبیؐ نے مولا علیؑ کے سر پر عمامہ باندھا (یعنی وراثت کی پگڑی مولا کے سر پر رکھ دی)۔ (الریاض النضرہ صفحہ ۱۸۹)

اور جب نبیؐ نے جب مولا کی خلافت کا یہ اعلان کر دیا تو اہل سنت کے خلیفہ دوئم عمر نے بھی مولا علیؑ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اے علیؑ آپکو مبارک ہو کہ آج سے آپ میرے اور تمام مومن مرد اور مومن عورتوں کے مولا ہو گئے۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۶۷، تذکرۃ الخواص صفحہ ۵۲، مودۃ القربیٰ صفحہ ۴۶، تفسیر الرازی جلد ۱۲ صفحہ ۵۲، مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۸، فضائل الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۵۵۷، تفسیر ثعلبی جلد ۴ صفحہ ۹۲)

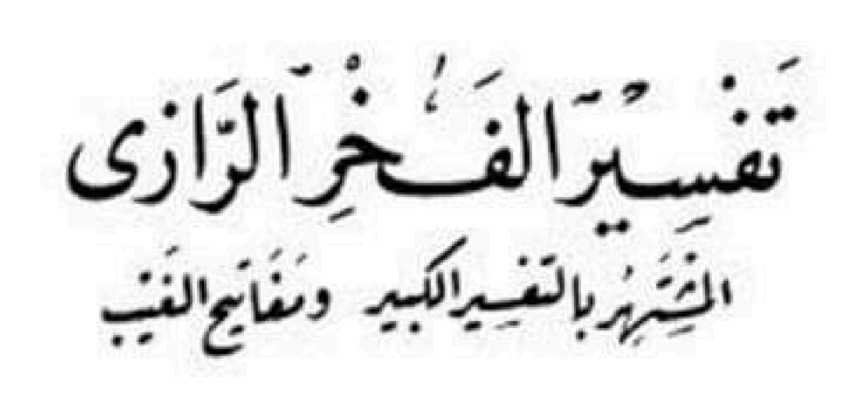
اور اگر اب بھی کسی کو غدیر سے خلافت و امامت و ولایتِ مولا علیؑ سمجھ نہیں آتی ذرا نبیؐ کے مشہور صحابی حسان بن ثابتؓ کے غدیر کے موقعہ پر لکھے ہوئے قصیدے کا ایک شعر پیش کرتا ہوں جو کہ تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۵ پر مرقوم ہے کہ وہ لکھتے ہیں:

فقال لہ قم یا علیؑ فاننی — رضیتک من بعدی اماما و ھادیا

نبیؐ نے فرمایا اے علیؑ کھڑا ہو جا پس تحقیق میں تجھ پر راضی ہوا کہ تو میرے بعد امام اور ہادی ہے۔

اور علامہ سبط ابن الجوزی خود بھی تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۵ پر ہی لکھتے ہیں کہ وھذا نص صریح فی اثبات امامتہ و قبول طاعتہ (یہ حضرت علیؑ کی امامت کے اثبات اور انکی اطاعت کو قبول کرنے کے بارے میں نص صریح ہے)۔

اور ساتھ ساتھ لغات الحدیث جلد (و) صفحہ ۱۰۹ میں علامہ وحید الزمان نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ غدیر کے اس اعلان میں مولا لفظ کے معنی سردار اور اولی بالتصرف کے ہیں اور شیعہ اس سے جو معنی لیتے ہیں انکی تائید ہوتی ہے



للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري نفع الله به المسلمين

٥٤٤ — ٦٠٤ هـ

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

الطبعة الأولى ١٤٠١ هـ ـ ١٩٨١ م

الجزء الثاني عشر

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

معايب آلهتهم ولا تخفها عنهم ، والله يعصمك منهم . السابع : نزلت في حقوق المسلمين ، وذلك لأنه قال في حجة الوداع لما بين الشرائع والمناسك « هل بلغت » قالوا نعم ، قال عليه الصلاة والسلام « اللهم فاشهد » الثامن : روى أنه صلى الله عليه وسلم نزل تحت شجرة في بعض أسفاره وعلق سيفه عليها ، فأتاه أعرابي وهو نائم فأخذ سيفه واخترطه وقال : يا محمد من يمنعك مني ؟ فقال « الله » فرعدت يد الاعرابي وسقط السيف من يده وضرب برأسه الشجرة حتى انتثر دماغه ، فأنزل الله هذه الآية وبين أنه يعصمه من الناس . التاسع : كان يهاب قريشاً واليهود والنصارى ، فأزال الله عن قلبه تلك الهيبة بهذه الآية . العاشر : نزلت الآية في فضل علي بن أبي طالب عليه السلام ، ولما نزلت هذه الآية أخذ بيده وقال « من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه » فلقيه عمر رضي الله عنه فقال : هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة ، وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علي .

واعلم أن هذه الروايات وإن كثرت إلا أن الأولى حمله على أنه تعالى آمنه من مكر اليهود والنصارى ، وأمره بإظهار التبليغ من غير مبالاة منه بهم ، وذلك لأن ما قبل هذه الآية بكثير وما بعدها بكثير لما كان كلاماً مع اليهود والنصارى امتنع إلقاء هذه الآية الواحدة في البين على وجه تكون أجنبية عما قبلها وما بعدها .

﴿ المسألة الرابعة ﴾ في قوله ﴿ والله يعصمك من الناس ﴾ سؤال ، وهو أنه كيف يجمع بين ذلك وبين ما روى أنه عليه الصلاة والسلام شج وجهه يوم أحد وكسرت رباعيته ؟

والجواب من وجهين : أحدهما : أن المراد يعصمه من القتل ، وفيه التنبيه على أنه يجب عليه أن يحتمل كل ما دون النفس من أنواع البلاء ، فما أشد تكليف الأنبياء عليهم الصلاة والسلام ! وثانيها : أنها نزلت بعد يوم أحد .

واعلم أن المراد من « الناس » ههنا الكفار ، بدليل قوله تعالى ﴿ إن الله لا يهدي القوم الكافرين ﴾ .

ومعناه أنه تعالى لا يمكنهم مما يريدون . وعن أنس رضي الله عنه : كان رسول الله ﷺ يحرسه سعد وحذيفة حتى نزلت هذه الآية ، فأخرج رأسه من قبة أدم وقال : انصرفوا يا أيها الناس فقد عصمني الله من الناس .

فتح البيان

في مقاصد القرآن

تفسير سلفي أثري خال من الإسرائيليات والجدليات المذهبية والكلامية
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف
السيد الإمام العلامة الملك المؤيد من الله الباري
أبي الطيب صديق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري
"١٢٤٨-١٣٠٧هـ"

عني بطبعه وقدم له وراجعه
خادم العلم
عبد الله بن إبراهيم الأنصاري

الجزء الرابع



الرسالات كما ذكره علماء البيان على خلاف في ذلك، وقد بلغ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأمته ما نزل إليه وقال لهم في غير موطن هل بلغت؟ فيشهدون له بالبيان، فجزاه الله عن أمته خيراً، وحاشاه أن يكتم شيئاً مما أوحى إليه.

عن أبي سعيد الخدري قال: نزلت هذه الآية يوم غدير خُمّ في علي بن أبي طالب، وعن ابن مسعود قال كنا نقرأ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك إن علياً مولى المؤمنين[١] وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ وعن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال إن الله بعثني برسالة فضقت بها ذرعاً وعرفت أن الناس مكذبي فوعدني لأبلغن أو ليعذبني فأنزلت يا أيها الرسول الآية.

﴿والله يعصمك من الناس﴾ إن الله سبحانه وعده بالعصمة من الناس دفعاً لما يظن أنه حامل على كتم البيان، وهو خوف لحوق الضرر من الناس وقد كان ذلك بحمد الله فإنه بين لعباد الله ما نزل إليهم على وجه التمام، ثم حملَ من أبَى من الدخول في الدين على الدخول فيه طوعاً أو كرهاً، وقتل صناديد الشرك وفرق جموعهم وبدد شملهم، وكانت كلمة الله هي العليا، وأسلم كل من نازعه ممن لم يسبق فيه السيف العذل حتى قال يوم الفتح لصناديد قريش وأكابرهم ما تظنون أني فاعل بكم؟ فقالوا: أخ كريم وابن أخ كريم، فقال: اذهبوا فأنتم الطلقاء.

وهكذا من سبقت له العناية من علماء هذه الأمة يعصمه الله من الناس إن قام ببيان حجج الله وإيضاح براهينه، وصرخ بين ظهراني من ضاد الله وعانده ومن لم يمتثل لشرعه كطوائف المبتدعة وقد رأينا من هذا في أنفسنا

---

(١) هذا والذي قبله من دسائس الشيعة ليت المؤلف أراحنا منه.

فتح القدير

الجامع بين فني الرواية والدراية من علم التفسير

تأليف

محمد بن علي بن محمد الشوكاني

"وفاته بصنعاء ١٢٥٠ هـ"

اعتنى به وراجع أصوله

يوسف الغوش

دار المعرفة

بيروت. لبنان

ساء ما يعملون﴾ وتلا أيضاً: ﴿وممن خلقنا أمة يهدون بالحق وبه يعدلون﴾ [الأعراف: 181] يعني: أمة محمد ﷺ. قال ابن كثير في تفسيره بعد ذكره لهذا الحديث ما لفظه: وحديث افتراق الأمم إلى بضع وسبعين، مرويّ من طرق عديدة قد ذكرناها في موضع آخر انتهى. قلت: أما زيادة كونها في النار إلا واحدة، فقد ضعفها جماعة من المحدثين، بل قال ابن حزم إنها: موضوعة.

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٦٧﴾﴾

العموم الكائن في ما أنزل يفيد أنه يجب عليه ﷺ أن يبلغ جميع ما أنزله الله إليه، لا يكتم منه شيئاً. وفيه دليل على أنه لم يسر إلى أحد مما يتعلق بما أنزله الله إليه شيئاً، ولهذا ثبت في الصحيحين عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: من زعم أن محمداً ﷺ كتم شيئاً من الوحي فقد كذب. وفي صحيح البخاري من حديث أبي جحيفة وهب بن عبد الله السوائي قال: قلت لعليّ بن أبي طالب رضي الله عنه: هل عندكم شيء من الوحي مما ليس في القرآن؟ فقال: لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة، إلا فهماً يعطيه الله رجلاً في القرآن وما في هذه الصحيفة، قلت: وما في هذه الصحيفة؟ قال: العقل، وفكاك الأسير، وأن لا يقتل مسلم بكافر ﴿فإن لم تفعل﴾ ما أمرت به من تبليغ الجميع، بل كتمت ولو بعضاً من ذلك ﴿فما بلغت رسالاته﴾. قرأ أبو عمرو، وأهل الكوفة إلا شعبة «رسالته» على التوحيد. وقرأ أهل المدينة وأهل الشام «رسالاته» على الجمع، قال النحاس: والجمع أبين لأن رسول الله ﷺ كان ينزل عليه الوحي شيئاً فشيئاً، ثم يبينه انتهى. وفيه نظر، فإن نفي التبليغ عن الرسالة الواحدة أبلغ من نفيه عن الرسالات، كما ذكره علماء

من نزول الضرر بهم وحصول المحن عليهم فهو خيالات مختلة وتوهمات باطلة، فإن كل محنة في الظاهر هي منحة في الحقيقة، لأنها لا تأتي إلا بخير في الأولى والأخرى ﴿إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد﴾ [قۤ: 37]. قوله: ﴿إن الله لا يهدي القوم الكافرين﴾ جملة متضمنة لتعليل ما سبق من العصمة: أي إن الله لا يجعل لهم سبيلاً إلى الإضرار بك، فلا تخف وبلغ ما أمرت بتبليغه.

وقد أخرج عبد بن حميد، وابن جرير، وابن أبي حاتم، وأبو الشيخ عن مجاهد قال: لما نزلت: ﴿بلغ ما أنزل إليك من ربك﴾ قال: يا رب إنما أنا واحد كيف أصنع؟ يجتمع عليّ الناس، فنزلت: ﴿وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ وأخرج أبو الشيخ، عن الحسن، أن رسول الله ﷺ قال: إن الله بعثني برسالته فضقت بها ذرعاً وعرفت أن الناس مكذبيّ، فوعدني لأبلغن أو ليعذبني، فأنزلت: ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك﴾ وأخرج ابن جرير، وابن أبي حاتم، عن ابن عباس في قوله: ﴿وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ يعني: إن كتمت آية مما أنزل إليك لم تبلغ رسالته. وأخرج ابن أبي حاتم، وابن مردويه، وابن عساكر، عن أبي سعيد الخدري قال: نزلت هذه الآية: ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك﴾ على رسول الله ﷺ يوم غدير خمّ، في عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه. وأخرج ابن مردويه، عن ابن مسعود قال: كنا نقرأ على عهد رسول الله ﷺ: «يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك إن علياً مولى المؤمنين وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس». وأخرج ابن أبي حاتم، عن عنترة، قال: كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال: إن ناساً يأتونا فيخبرونا أن عندكم شيئاً لم يبده رسول الله ﷺ للناس، فقال: ألم تعلم

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء الرابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

وقال أبو جعفر محمد بن علي: معناه: بلّغ ما أنزل إليك في فضل علي بن أبي طالب، فلما نزلت الآية أخذ (عليه السلام) بيد علي، فقال: «من كنت مولاه فعلي مولاه»[١] [١٠٠].

أبو القاسم يعقوب بن أحمد السري، أبو بكر بن محمد بن عبد الله بن محمد، أبو مسلم إبراهيم ابن عبد الله الكعبي، الحجاج بن منهال، حماد عن علي بن زيد عن عدي بن ثابت عن البراء قال: لما نزلنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع كنّا بغدير خم فنادى إن الصلاة جامعة وكسح رسول الله عليه الصلاة والسلام تحت شجرتين وأخذ بيد علي، فقال: «ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم»؟ قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «ألست أولى بكل مؤمن من نفسه»؟ قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «هذا مولى من أنا مولاه اللهم والِ من والاه وعاد من عاداه»[٢].

قال: فلقيه عمر فقال: هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة.

روى أبو محمد عبدالله بن محمد القايني نا أبو الحسن محمد بن عثمان النصيبي نا: أبو بكر محمد ابن الحسن السبيعي نا علي بن محمد الدّهان، والحسين بن إبراهيم الجصاص قالانا الحسن بن الحكم نا الحسن بن الحسين بن حيان عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس في قوله ﴿يا أيها الرسول بلغ﴾ قال: نزلت في علي (رضي الله عنه) أمر النبي ﷺ أن يبلغ فيه فأخذ (عليه السلام) بيد علي، وقال: «من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم والِ من والاه وعادِ من عاداه»[٣] [١٠١].

وبلغ ما أنزل إليك في حقوق المسلمين فلما نزلت الآية خطب رسول الله ﷺ أي يوم هذا الحديث في خطبة الوداع، ثم قال: هل بلّغت؟

﴿وإن لم تفعل فما بلّغت رسالته﴾ قرأ ابن محيصن وابن قفال وأبو عمرو والأعمش وشبل: رسالته، على واحدة، وهي قراءة أصحاب عبد الله. الباقون جمع.

فإن قيل: فأي فائدة في قوله: ﴿وإن لم تفعل فما بلّغت رسالته﴾ ولا يقال: كل من هذا الطعام وإن لم تأكل فما أكلته.

الجواب فيه ما سمعت فيه أبا القاسم بن جندب سمعت علي بن مهدي الطبري يقول: أمر رسول الله ﷺ تبليغ ما أنزل إليك في الوقت والإتيان فيه. حتى تكثر الشركة والعدة وإن لم يفعل على كل ما أوصى الله إليه واحكم الله أن حرّم بعضها لأنه كمن لم يبلغ لأن تركه إبلاغ البعض محبط لإبلاغ ما بلغ. كقوله: ﴿إن الذين يكفرون بالله ورسله ويريدون﴾[٤] الآية.

---

(١) مسند أحمد: ١ / ٨٤.
(٢) البداية والنهاية: ٥ / ٢٢٩.
(٣) مسند أحمد: ٥ / ٣٧٠.
(٤) سورة النساء: ١٥٠.



تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں تنگ پڑ گیا، مجھے علم ہو گیا کہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تنبیہ کی کہ میں تبلیغ کروں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ تو حضور ﷺ نے عرض کی اے میرے رب میں تو اکیلا ہوں، میں کیا کروں جبکہ تمام لوگ میرے خلاف متفق ہیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی (1)۔

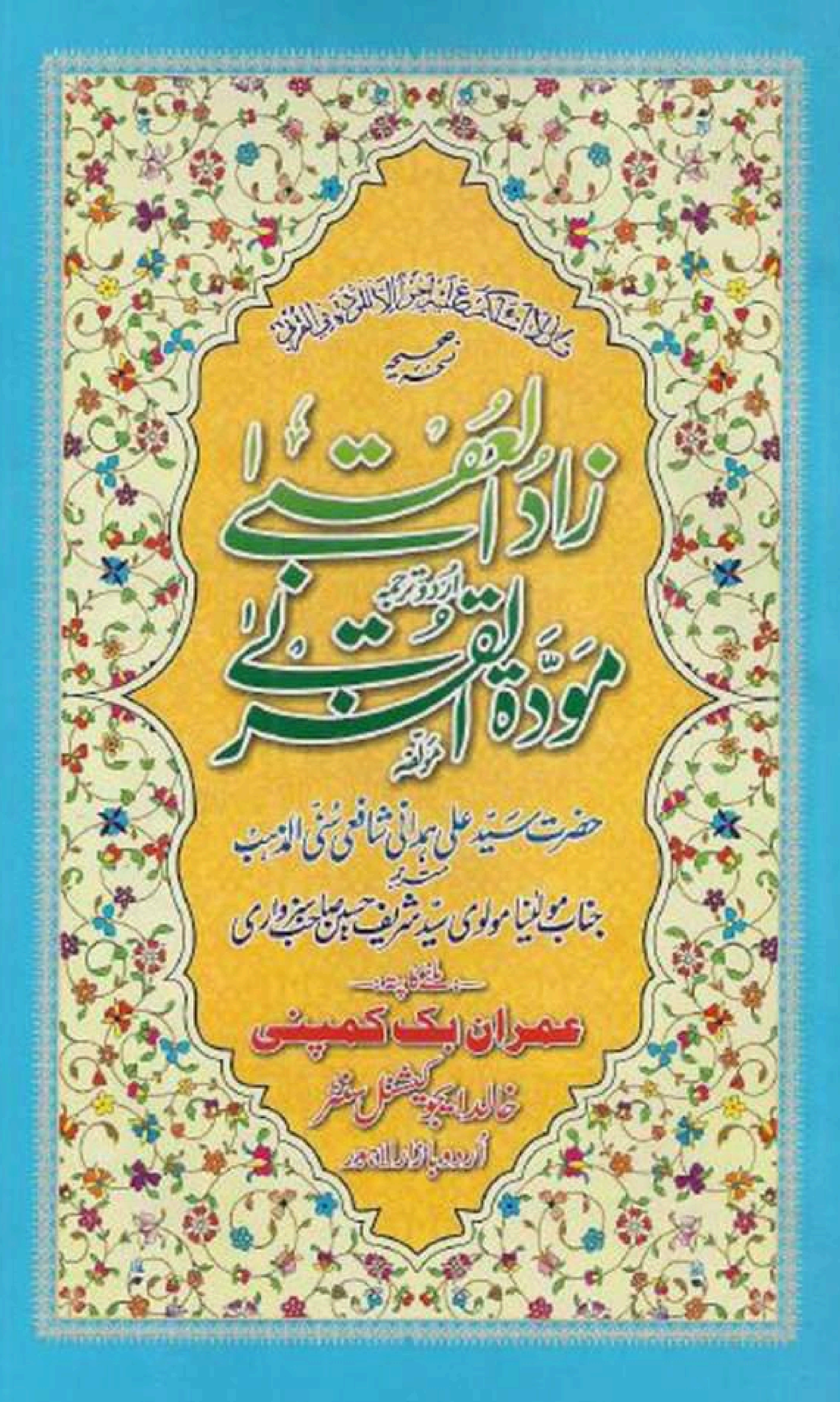
امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے متعلق غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یوں پڑھتے (یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَنَّ عَلِیًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِیْنَ) کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ مومنوں کے مولی ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ظاہر نہ کیا ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر یہ آیت پڑھی پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آباد میں اجاڑ کا وارث نہیں بنایا۔

امام ابن مردویہ اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ پر آسمان سے کون سی سخت ترین آیت نازل ہوئی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا میں حج کے موقع پر منیٰ میں تھا۔ عرب کے مشرک اور دوسرے لوگ حج میں جمع تھے۔ حضرت جبرئیل امین آئے اور یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ میں گھاٹی میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے ندا دی اے لوگو کون میری اس بات میں مدد کرے گا کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچاؤں جبکہ تمہارے لئے جنت ہو گی، اے لوگو لا الہ الا اللہ کہو، میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تم کامیاب ہو جاؤ گے اور تمہارے لئے جنت ہو گی۔ فرمایا مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو میری طرف مٹی اور پتھر نہیں پھینک رہا تھا۔ وہ میرے چہرے پر تھوکتے اور کہتے جھوٹا ہے بے دین ہے۔ ایک آدمی میرے سامنے آیا، اس نے کہا اے محمد تو ان کے بارے میں ویسی ہی دعا کر جس طرح نوح علیہ السلام نے قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے یوں دعا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے، ان کے خلاف میری مدد کر کہ تیری اطاعت میں یہ میری بات سنیں۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے، آپ ﷺ کو ان سے بچایا اور لوگوں کو آپ ﷺ سے دور کیا۔ اعمش نے کہا اسی بات پر بنو عباس فخر کیا کرتے تھے اور کہتے ان کے بارے میں یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (القصص: 56) نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ابو طالب کے ایمان کو چاہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس کے ایمان کو چاہا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 365، دار احیاء التراث العربی بیروت



قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ
زاد العقبیٰ
اردو ترجمہ
مودۃ القربیٰ
مؤلفہ
حضرت سید علی ہمدانی شافعی سنی المذہب
جناب مولینا مولوی سید شریف حسین صاحب بجنوری
عمران بک کمپنی
خالد ایجوکیشنل سنٹر
اردو بازار لاہور

واخذ بید علیؑ وقال الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم قالوا بلیٰ یا رسول اللہ فقال الا من انا مولاہ فعلی مولاہ۔ اللّٰهم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر فقال هنیئاً لك یا علیؑ ابن ابی طالب اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن ومومنۃ وفیہ نزلت یا ایها الرسولؐ بلغ ما انزل الیك من ربك الآیۃ

اور براء بن عازب بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں رسولؐ خدا کے ہمراہ گیا تھا جب حضرتؐ غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے صلوٰۃ جامع کی آواز دی۔ آخر کار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے حاضرین۔ کیا میں مومنوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں سب نے عرض کی یا رسولؐ اللہ بے شک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمرؓ بن خطاب نے آکر اس (علیؑ) سے ملاقات کی اور کہا اے علیؑ ابن ابی طالب تم کو مبارک ہو کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد اور عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے اور آیۂ یا ایها الرسول بلغ ما انزل۔ الآیۃ علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے یعنی اے ہمارے رسولؐ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دے۔

علی ولی اللہ

تہذیب و ترجمہ

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف :-

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین

طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم :-

فاضل جلیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی

ملتان

ناشر: العمران بک ڈپو

ملنے کا پتہ: حق برادرز

الفواطم ★ وعنه قال اهدى لرسول
الله صلى الله عليه وسلم حلة مسيرة
بحرير إما سداها وإما لحمتها فبعث
النبي صلى الله عليه وسلم بها الى
فقلت يا رسول الله ما اصنع بها
قال لا ارضى لك شيأ اكره لنفسي
اجعلها خمرا بين الفواطم فشققت
منها اربعة أخمرة خمارا لفاطمة بنت
اسد أم علي وخمارا لفاطمة بنت محمد
صلى الله عليه وسلم وخمارا لفاطمة
بنت حمزة وذكر فاطمة أخرى
نسيتها أخرجه ابن الضحاك

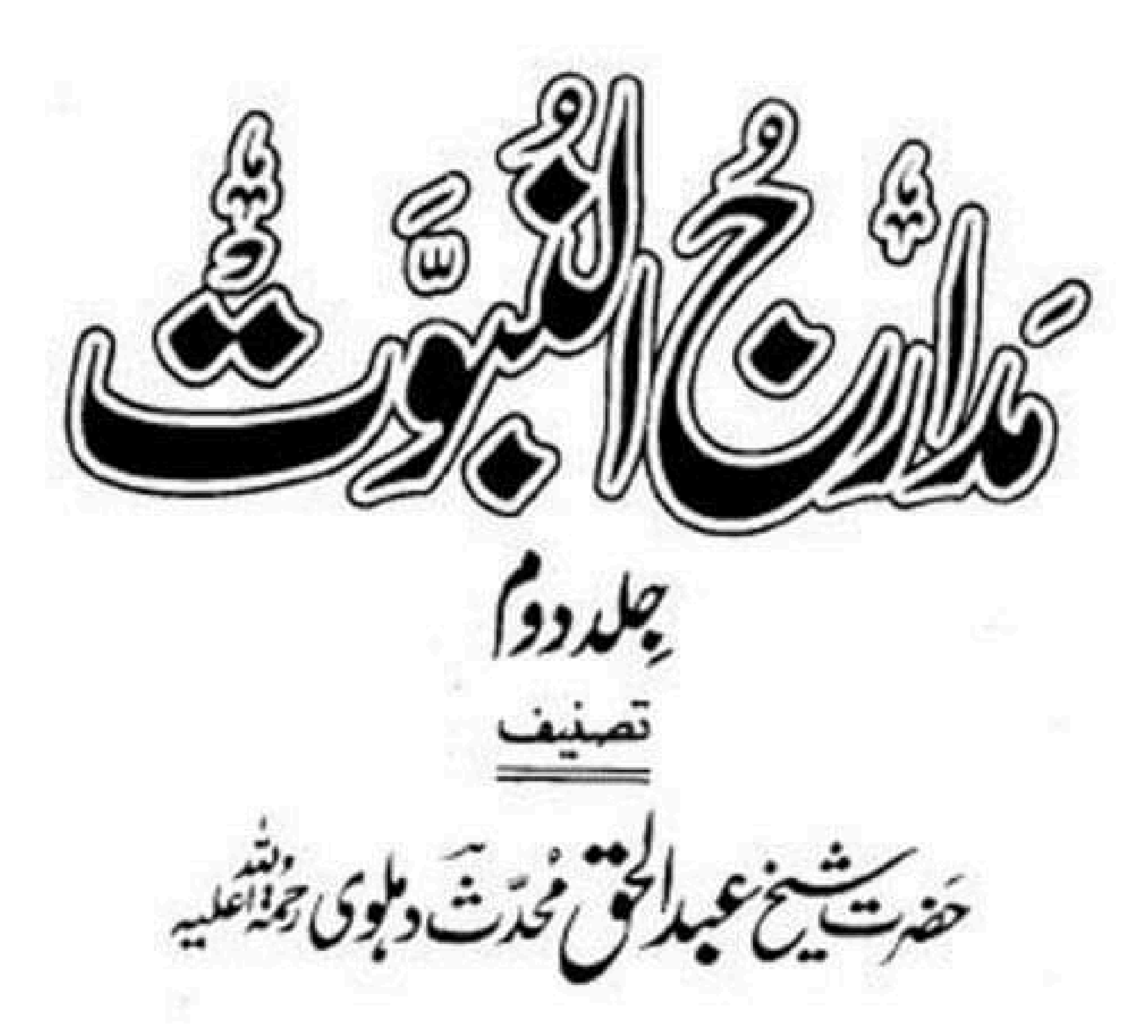
ذكر تعميمه اياه صلى الله عليه وسلم بيده

عن عبد الاعلى بن عدي
النهرواني ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم دعا عليا يوم
غدير خم فعممه وارخى
عذبة العمامة من خلفه

علی علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ کو
ریشم سے بنا ہوا جوڑا کسی شخص نے
بطور ہدیہ دیا۔ اس کو آنحضرت
نے میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو
کس کام میں لاؤں فرمایا جو چیز
میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ وہ
تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔
فواطم میں دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔
میں نے اس کے چار دوپٹے بنائے
ایک فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ کو ایک
فاطمہ بنت محمدؐ کو ایک فاطمہ بنت
حمزہ کو ایک اور فاطمہ کو دیا جس کا نام میں بھول گیا۔
بول دیا

رسول اللہؐ کا اپنے ہاتھ سے علی کو عمامہ باندھنا۔

عبد اللہ علی بن عدی نہروانی نے
کہا۔ رسول اللہؐ نے غدیر خم کے روز علی
علیہ السلام کو بلا کر عمامہ باندھا۔
اور اس کا شملہ آپ کے پشت کی طرف
کر دیا۔



مدارج النبوت

جلد دوم

تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار، زبیدہ سنٹر ۰ لاہور

آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خدا کا رسول ہوں۔ اس کے بعد ایک عورت آئی اور اپنے بچہ کو لحفہ سے نکال کر سامنے لائی۔ عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس بچہ کا حج درست ہوگا؟'' فرمایا ''ہاں اس کا حج ہوگا اور تجھے بھی ثواب ہوگا۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو رات وہاں قیام فرمایا اور صبح کو مدینہ روانہ ہوئے۔ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ مدینہ طیبہ میں چاشت کے وقت داخل ہوتے تھے اور سفر سے رات کے وقت گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسے پسند فرمایا کرتے تھے کہ آنے والا پہلے کچھ چیز گھر بھجوائے تاکہ اس کے گھر والے اس کے آنے کی تیاری کریں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو دیکھا تو بہ تصور عظمت وکبریائے باری تعالےٰ و ظہور آثار قدرت نا متناہی حق تعالیٰ عزوجلا اور اس بلدۂ طیبہ کے انوار و اسرار کے مشاہدے اور اس مقام عالی کی بزرگی و شرافت کے ملاحظہ سے تین مرتبہ تکبیر بلند فرمائی۔ اس کے بعد اپنی سنت مستمرہ کے مطابق جو اس شہر مقدس میں داخل ہونے کے وقت تھی اعانت و نصرت' تکمیل دین' اتمام نعمت' رجوع بخیر و عافیت اور امن وسلامتی کے ساتھ اپنے مکان میں پہنچنے پر شکرانہ ادا فرمایا۔ کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ.

پھر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ (والحمد للہ علیٰ اتمام النعمة والا تمام)

غدیر خم: واپسی کے وقت اثنائے راہ میں جب منزل غدیر خم میں پہنچے جو کہ جحفہ کے نواح میں مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہے تو روئے انور صحابہ کی طرف کر کے فرمایا: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ. کیا تم نہیں جانتے کہ میں مسلمانوں میں ان کی جانوں سے زیادہ قریب و محبوب ہوں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. نبی مسلمانوں میں ان کی جانوں سے زیادہ قریب و محبوب ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اس لفظ کو تین مرتبہ فرمایا۔ مطلب یہ کہ میں مسلمانوں کو حکم نہیں دیتا مگر اسی چیز کا جس میں ان کی صلاح و نجات اور ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی مضمر ہے۔ بخلاف ان کے نفوس کے کہ وہ کبھی شر و فساد کو بھی چاہتے ہیں تمام صحابہ نے عرض کیا بلیٰ یعنی درست ہے کیوں نہیں۔ بلاشبہ آپ تمام مسلمانوں کی جانوں سے قریب اور محبوب تر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا گویا مجھے اس جہان میں بلایا اور میں نے اسے قبول فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤں میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جو ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے۔ ایک قرآن کریم ہے دوسری میری اہل بیت' دیکھو میرے بعد ان دونوں چیزوں میں احتیاط کرنا کہ کس طرح تم ان سے سلوک کرتے ہو اور کیسے ان کے حقوق ادا کرتے ہو۔ یہ دونوں چیزیں میرے بعد ایک دوسرے سے بھی جدا نہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ تم حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملو۔ اس کے بعد فرمایا حق تبارک وتعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مسلمانوں کا مولیٰ ہوں۔ اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اے خدا جس کا میں مولیٰ ہوں یہ علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے مولیٰ ہیں اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اے خدا تو بھی اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے۔ وعاد من عاداہ۔ اور دشمن رکھ اسے جو علی رضی اللہ عنہ دشمن رکھے۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ آیا ہے وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ. مدد کر اس کی جس نے علی رضی اللہ عنہ کی مدد کی اور ذلیل کر اسے جس نے علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا وادر الحق حیث دار اور حق کو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لازم کر جس طرف علی رضی اللہ عنہ ہوں۔ مروی ہے کہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملاقات کی اور فرمایا ''اے ابن ابی طالب' مبارک ہو اور خوشی ہو کہ صبح و شام اس حال میں تم کرتے ہو کہ ہر مرد و زن مومن کے تم مولیٰ ہو۔ اس حدیث کو امام احمد نے حضرت براء رضی اللہ عنہ ابن عازب اور زید بن رضی اللہ عنہ ارقم سے روایت کیا۔ (کذا فی المشکوٰۃ)



مرقاة المفاتيح

للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ

تحقيق
الشيخ جمال عيتاني

تنبيه:
وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها نص «مرقاة المفاتيح» وألحقنا في آخر المجلد الحادي عشر كتاب «الإكمال في أسماء الرجال» وهو تراجم رجال المشكاة للعلامة التبريزي

الجزء الحادي عشر

المحتوى
كتاب الفضائل والشمائل - كتاب المناقب
تراجم رجال المشكاة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

بغديرِ خمّ أخذ بيدِ عليٍّ رضي الله عنه فقال: «ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟». قالوا: بلى. قال: «ألستم تعلمون أني أولى بكلِّ مؤمنٍ من نفسه؟» قالوا: بلى. قال: «اللهمَّ مَنْ كنتُ مولاه فعليٌّ مولاه، اللهمَّ والِ منْ والاه، وعادِ من عاداه». فلقيه عمر رضي الله عنه بعد ذلك فقال له: هنيئاً يا ابن أبي طالب! أصبحتَ وأمسيتَ مولى كلِّ مؤمن ومؤمنة. رواه أحمد.

من حجة الوداع في حال [كمال] أصحابه من الاجتماع **(بغدير خم)** بضم خاء وتشديد ميم [اسم] لغيضة على ثلاثة أميال من الجحفة عندها غدير مشهور يضاف إلى الغيضة. **(أخذ بيد علي رضي الله عنه فقال: ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين)** أي بجنسهم **(من أنفسهم)** وفيه إيماء إلى قوله تعالى: ﴿**النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم**﴾ [الأحزاب - ٦]. **(قالوا: بلى. قال: ألستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن)** أي بخصوصه **(من نفسه)** أي فضلاً عن بقية أهله **(قالوا: بلى. فقال: اللهم من كنت مولاه، فعلي مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.)** وفي رواية: وأحب من أحبه وأبغض من أبغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وأدر الحق معه حيث دار. **(فلقيه عمر رضي الله عنه بعد ذلك فقال له: هنيئاً)** أي طوبى لك، أو عش عيشاً هنيئاً. **(يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت)** أي صرت في كل وقت **(مولى كل مؤمن ومؤمنة)** تمسكت الشيعة أنه من النص المصرح بخلافة علي رضي الله عنه حيث قالوا: معنى المولى الأولى بالإمامة، وإلا لما احتاج إلى جمعهم كذلك وهذه من أقوى شبههم. ودفعها علماء أهل السنة بأن المولى بمعنى المحبوب، وهو علي كرم الله وجهه سيدنا وحبيبنا وله معان أخر تقدمت ومنه الناصر وأمثاله، فخرج عن كونه نصاً فضلاً عن أن يكون صريحاً. ولو سلم أنه بمعنى الأولى بالإمامة فالمراد به المآل، وإلا لزم أن يكون هو الإمام مع وجوده عليه السلام، فتعين أن يكون المقصود منه حين يوجد عقد البيعة له فلا ينافيه تقديم الأئمة الثلاثة عليه لانعقاد اجماع من يعتد به حتى من علي، ثم سكوته عن الاحتجاج به إلى أيام خلافته قاض على أن من له أدنى مسكة بأنه علم منه أنه لا نص فيه على خلافته عقب وفاته عليه السلام، مع أن علياً كرم الله وجهه صرح نفسه بأنه ﷺ لم ينص عليه ولا على غيره. ثم هذا الحديث مع كونه آحاداً مختلف في صحته، فكيف ساغ للشيعة أن يخالفوا ما اتفقوا عليه من اشتراط التواتر في أحاديث الإمامة هذا إلا تناقض صريح وتعارض قبيح. **(رواه أحمد)** أي في مسنده، وأقل مرتبته أن يكون حسناً فلا التفات لمن قدح في ثبوت هذا الحديث. وأبعد من رده بأن علياً كان باليمن لثبوت رجوعه منها وإدراكه الحج مع النبي ﷺ، ولعل سبب قول هذا القائل أنه وهم أن [النبي] ﷺ قال هذا القول عند وصوله من المدينة إلى غدير خم. ثم قول بعضهم إن زيادة: اللهم وال من والاه. موضوعة مردودة، فقد ورد ذلك من طرق صحح الذهبي كثيراً منها والله أعلم. وفي الرياض عن رباح بن الحارث قال: جاء رهط إلى علي بالرحبة فقالوا: السلام عليك يا مولانا؛ فقال: كيف أكون مولاكم وأنتم عرب. قالوا: سمعنا رسول الله ﷺ يقول يوم غدير خم: من كنت مولاه فعلي مولاه. قال رباح [بن الحارث]: فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا: نفر من الأنصار فيهم أبو

سیرت چہاردہ معصومین علیہم السلام

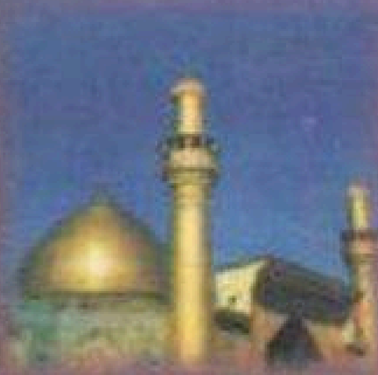
تذکرۃ الخواص

تالیف

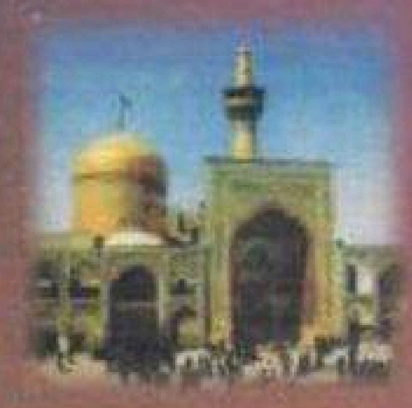
العلامہ سبط ابن جوزی

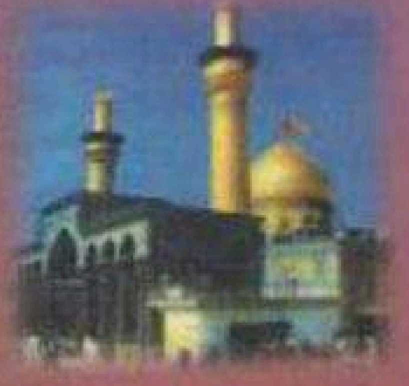
ترجمہ

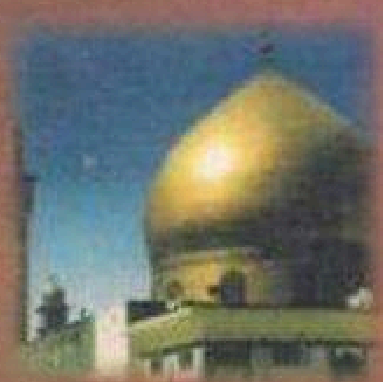
مولانا صفدر حسین نجفی

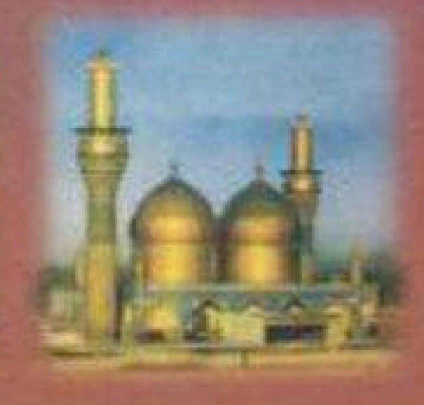












۲۵۔ امام احمد نے کتاب فضائل میں کہا ہے کہ ہم میں سے نمیر بن عبدالملک بن عطیہ عوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے میں زید بن ارقم کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میرا ایک داماد ہے اس نے آپ سے حضرت علیؑ کی شان میں عذیر خم کے دن کی ایک حدیث بیان کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ کی زبانی خود سن لوں تو وہ کہنے لگے اے اہل عراق تم میں ہے۔ جو کچھ ہے میں نے کہا میری طرف سے آپ فکر نہ کیجئے تو زید بن ارقم کہنے لگے ہاں ہم مقام جحفہ میں تھے کہ ظہر کے وقت رسول اکرم تشریف لائے اور انھوں نے علیؑ ابن ابی طالب کا بازو تھاما ہوا تھا' فرمانے لگے اے لوگو کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں تو سب نے کہا بیشک ایسا ہی ہے تو فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ دہرائی۔

۲۶۔ امام احمد نے کتاب فضائل میں کہا ہے کہ ہمیں عفان نے حماد بن سلمہ' علی بن زید نے عدی بن ثابت سے اس نے براء بن عازب سے حدیث بیان کی کہ ہم جب رسول اللہؐ کے ساتھ خم عذیر پر اترے تو ہم میں منادی کی گئی کہ نماز جماعت کے لیے جمع ہو جاؤ اور رسول اللہؐ کے لیے درختوں کے درمیان جگہ صاف کر دی گئی۔ آپ نے نماز ظہر پڑھائی اور حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا خدایا جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ مولا ہے۔ براء کہتے ہیں اس کے بعد عمر بن خطاب حضرت علیؑ سے ملے تو کہنے لگے اے ابو طالب کے بیٹے تم میرے اور ہر مومن کے اور ہر مومنہ کے مولا ہو گئے۔

۲۷۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا خدایا مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو علیؑ کا ساتھ چھوڑ دے اور دوست رکھ اس کو جو علیؑ سے محبت کرے اور بغض رکھ اس سے جو علیؑ سے بغض رکھے۔ ان تمام روایات کو امام احمد نے اپنی کتاب فضائل میں کچھ زیادتی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تذكرة الخواص

المعروف

بـ «تذكرة خواص الأمة في خصائص الأئمة»

تأليف

سبط ابن الجوزي

يوسف بن قزأوغلي بن عبد الله

المتوفى سنة ٦٥٤ هـ



منشورات محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

فعلي وليه». فعلم أن جميع المعاني راجعة إلى الوجه العاشر ودل عليه أيضاً قوله عليه السلام ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم.

وهذا نص صريح في إثبات إمامته وقبول طاعته وكذا قوله ﷺ: «وأدر الحق معه حيث ما دار وكيف ما دار» فيه دليل على أنه ما جرى خلاف بين علي عليه السلام وبين أحد من الصحابة إلا والحق مع علي عليه السلام وهذا بإجماع الأمة ألا ترى أن العلماء إنما استنبطوا أحكام البغاة من وقعة الجمل وصفين وقد أكثرت الشعراء في يوم غدير خم فقال حسان بن ثابت:

يناديهم يوم الغدير نبيهم ... بخم فاسمع بالرسول مناديا
وقال: فمن مولاكم ووليكم ... فقالوا: ولم يبدوا هناك التعاميا
إلهك مولانا وأنت ولينا ... وما لك منا في الولاية عاصيا
فقال له: قم يا علي فإنني ... رضيتك من بعدي إماماً وهاديا
فمن كنت مولاه فهذا وليه ... فكونوا له أنصار صدق مواليا
هناك دعا اللهم وال وليه ... وكن للذي عادا علياً معاديا

ويروى أن النبي صلى الله عليه وآله لما سمعه ينشد هذه الأبيات قال له: «يا حسان لا تزال مؤيداً بروح القدس ما نصرتنا أو نافحت عنا بلسانك».

وقال قيس بن سعد بن عبادة الأنصاري[1] وأنشدها بين يدي علي عليه السلام بصفين:

قلت: لما بغى العدو علينا ... حسبنا ربنا ونعم الوكيل
وعلي إمامنا وإمام ... لسوانا به أتى التنزيل
يوم قال النبي: من كنت مولاه ... فهذا مولاه خطب جليل
وإن ما قاله النبي على الأمة ... حتم ما فيه قال وقيل

وقال الكميت:

نفي عن عينك الأرق الهجوعا ... وهما تمتري عنه الدموعا
لدى الرحمن يشفع بالمثاني ... فكان له أبو حسن شفيعا
ويوم الدوح دوح غدير خم ... أبان له الولاية لو أطيعا

---

(١) قيس بن سعد بن عبادة بن دليم الأنصاري الخزرجي المدني (توفي ٦٠ هـ/ ٦٨٠م) وال، صحابي، من دولة دهاة العرب، ذوي الرأي والمكيدة في الحرب والنجدة، وأحد الأجواد المشهورين. كان يحمل راية الأنصار مع النبي ﷺ ويلي أموره، استعمله علي على مصر، توفي في المدينة. (الأعلام ٥/ ٢٠٦، وتهذيب التهذيب ٨/ ٣٩٥، وصفة الصفوة ١/ ٣٠٠).

رسائل جامعية (١٣)

كتاب
فضائل الصحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه
وصي الله بن محمد عباس
الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

طبعة جديدة منقحة

الجزء الثاني

دار ابن الجوزي

(١٠٤١) حدثنا إبراهيم، قثنا حجاج بن المِنْهال، قال: نا حماد يعني ابن سلمة، عن علي بن زيد، عن سعيد بن المسيب، قال: قلتُ لسعد بن مالك: إني أريد أن أسألك عن حديث، وأنا أهابك أن أسألك عنه، قال: فقال: لا تفعل يا ابن أخ إذا علمت أن عندي علماً فسلني عنه ولا تَهَبْني، فقلت: قول[1] النبي ﷺ لعلي حين[2] خلفه في المدينة في غزوة تبوك فقال علي: يا رسول الله تخلفني في الخالفة في النساء والصبيان؟ قال: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى؟ قال: بلى فرجع مسرعاً كأني أنظر إلى غبار قدميه يسطع».

(١٠٤٢) حدثنا إبراهيم، قثنا حجاج، قثنا حمّاد، عن علي بن زيد، عن عدي بن ثابت، عن البراء، وهو ابن عازب، قال: «أقبلنا مع النبي ﷺ في حجة الوداع حتى كنا بغدير خُمّ فنودي فينا: أن الصلاة جامعة، وكسح لرسول الله ﷺ تحت شجرتين فأخذ بيد علي فقال: ألستُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى يا رسول الله. قال: هذا مولى من أنا مولاه. اللهم والِ من والاه وعاد من عاداه، فلقيه عمر فقال: هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة».

(١٠٤١) إسناده حسن لغيره.

علي بن زيد بن جدعان ضعيف ولكن مضى برقم (٩٥٦) غير الشطر الأخير فرجع كأني أنظر. وجاء علي بن زيد هناك مقروناً بقتادة.

وأخرجه ابن أبي عاصم (ل ١٤٤ أ) عن شعبة عن علي قال شعبة قبل أن يخلط قال: سمعت سعيد بن المسيب.

(١٠٤٢) إسناده حسن لغيره.

علي بن زيد ضعيف لكنه توبع فيما مضى في (١٠١٦) من طريق حماد. والحديث صحيح وقد مضى برقم (٩٤٧) أيضاً.

تمام عالم کے کاموں کا متولی۔
وَالِیُ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک نام ہے یعنی سب چیزوں
کا مالک اور متصرف۔
نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَہِبَتِہٖ۔ ولاء کی بیع اور ہبہ سے
منع فرمایا (ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد
کئے ہوئے غلام یا لونڈی پر حاصل ہوتا ہے یعنی اگر وہ مر جائے
تو آزاد کرنے والا بھی اس کا ایک وارث ہوتا ہے۔ عرب لوگ اس

وہ علی سے بھی محبت رکھے۔ امام شافعیؒ نے کہا اسلام کی محبت مراد
ہے جیسے ذٰلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین
لا مولی لھم)۔
اَصْبَحْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔ (حضرت
امیر المومنین عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا) تم تو ہر مسلمان مرد
اور ہر مسلمان عورت کے مولیٰ بن گئے (حضرت عمرؓ نے علیؓ
کو مبارکباد دی جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی من

کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ
نے حضرت علیؓ سے کہا۔ تم میرے مولیٰ نہیں ہو، میرے مولیٰ تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔
یعنی مجھ میں اور علی میں کوئی جدائی نہیں جو کوئی مجھ سے محبت رکھے
وہ علی سے بھی محبت رکھے۔ مگر اسامہؓ کا قصہ اگر صحیح ہو تو محبت
کے معنی یہاں نہیں بنتے بلکہ سردار اور اولی بالتصرف کے بنتے
ہیں اور شیعہ نے جو معنی لئے ہیں اس کی تائید ہوتی ہے)۔
اَیُّمَا امْرَأَۃٍ نُکِحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاھَا فَنِکَاحُھَا

زیادہ ہے، اس کے دور حیات میں اور مرنے کے بعد بھی (اکثر علماء نے
مسلمان کرنے والے کو اس کا وارث قرار نہیں دیا ہے، وہ
کہتے ہیں اَوْلَی النَّاسِ بِہٖ سے یہ مراد ہے کہ احسان اور سلوک
میں اس کا حق دوسروں پر مقدم ہوگا)۔
اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ السِّہَامُ فَلِاَوْلٰی
رَجُلٍ ذَکَرٍ۔ پہلے ذوی الفروض کو ان کے حصے تقسیم کرو، اب جو
حصے بچ رہیں وہ اس مرد وارث (عصبہ) کو ملیں گے جو میت سے زیادہ
قریب ہو (مثلاً بیٹا، پھر باپ اور قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو

خلافت بلافصل مولا علیؑ حدیث نبویؐ سے:

نبیؐ نے فرمایا:

انت منی منزلة هارون من موسی، الا انه لا نبی من بعدی۔

(اے علیؑ) تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۱۶۵، صحیح مسلم جلد ۵ صفحہ ۹۱، فضائل الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷، مرقاۃ شرح مشکاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۰، فضائل الصحابہ النسائی صفحہ ۱۳، سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۶۶، خصائص امیر المومنین صفحہ ۸۸، مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۶ ۷)

اب ذرا قرآن سے دیکھیں کہ ہارون کو موسیٰ سے کیا نسبت تھی۔

اللہ نے فرمایا:

ولقد اتینا موسیٰ الکتب وجعلنا معه اخاه هرون وزیر۔

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کیا اور اسکے بھائی ہارون کو اسکا وزیر کیا۔

(پارہ ۱۹ سورہ الفرقان آیت ۳۵)

اب یہ بات قرآن سے اور نبیؐ کی صحیح و مشہور حدیث سے ثابت ہوگئی کہ نبیؐ کے خلیفہ بلافصل علیؑ ہیں کیونکہ نبیؐ نے یہاں نبوت کو مستثنیٰ کر دیا اور باقی ہر منزلت جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مولا علیؑ کو نبیؐ سے حاصل ہونے کا شرف بخشا۔

اسکے باوجود کچھ کم علم لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف غزوہ تبوک کے موقعہ پر تھا لیکن انہوں نے غور نہیں کیا کہ اس حدیث میں بعدی یعنی میرے بعد کا لفظ اس امر کی دلیل ہے کہ نبیؐ کے بعد بھی مولا علیؑ انکے خلیفہ ہیں۔

[illegible]



جلد پنجم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

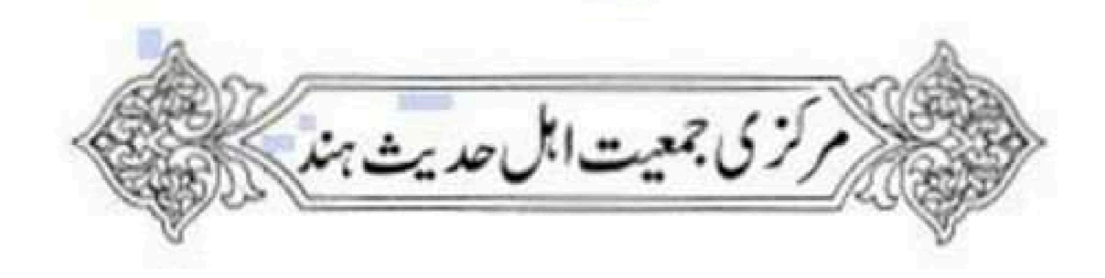
حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

نظر ثانی

[illegible] | [illegible]



تشریح: امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سوتے وقت اس حدیث پر عمل کو لیا کرے گا وہ اپنے اندر تھکن محسوس نہیں کرے گا۔

٣٧٠٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟)).

[طرفه في : ٤٤١٦].

(٣٧٠٦) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے سعد نے' انہوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا' ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔

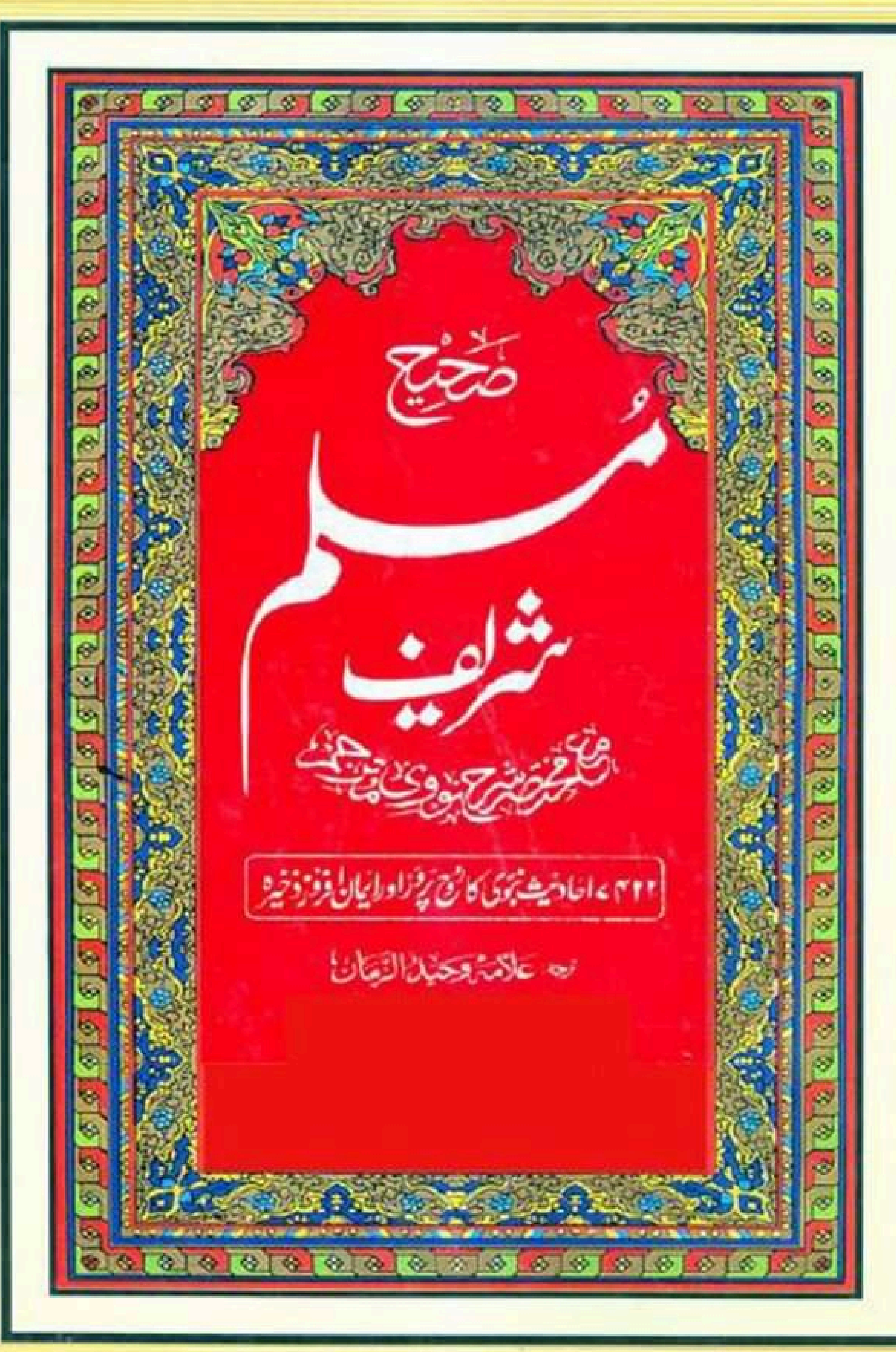
یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا جیسا نسبی رشتہ ہے ایسا ہی میرا اور تمہارا ہے۔

٣٧٠٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الاخْتِلاَفَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي)). فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

(٣٧٠٧) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا' کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' انہیں ایوب نے' انہیں ابن سیرین نے' انہیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق والوں سے کہا کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے اب بھی کیا کرو کیونکہ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں۔ اس وقت تک کہ سب لوگ جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی طرح دنیا سے چلا جاؤں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ عام لوگ (روافض) جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات (شیخین کی مخالفت میں) بیان کرتے ہیں وہ قطعاً جھوٹی ہیں۔

تشریح: لفظ رافضی رفض سے مشتق ہے۔ محققین کہتے ہیں کہ ان شیعوں کا نام رافضی اس لئے ہوا کہ لانهم رفضوا زيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب بعدم تبريه من ابي بكر وعمر۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے اور لوگوں کو تبلیغ کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے بیعت کی مگر ایک جماعت نے کہا کہ جب تک آپ ابوبکر و عمر کو برا نہ کہیں گے ہم آپ سے بیعت نہ کریں گے۔ حضرت زید نے ان کی اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور وہ امر حق پر قائم رہے۔ اس وقت اس جماعت نے یہ نعرہ بلند کیا انا رفضناك ہم تم کو چھوڑتے ہیں۔ اس وقت سے یہ گروہ رافضی کے نام سے موسوم ہوا۔ حضرت پیر جیلانی رحمہ اللہ نے اس گروہ کی سخت مذمت کی ہے۔ اس گروہ کے مقابلہ پر خارجی ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا اور منبر پر ان کی برائی شروع کی۔ ہر دو فریق گمراہ ہیں۔ اعتدال کا راستہ اہل سنت کا ہے جو سب صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرتے ہیں اور کسی کے خلاف لب کشائی نہیں کرتے۔ ان کی لغزشوں کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں۔ ﴿ تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون ﴾

روایت میں مذکورہ بزرگ عبیدہ رحمہ اللہ عراق کے قاضی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول یہ تھا کہ ام ولد کی بیع درست نہیں ہے۔ حضرت علی کا خیال تھا کہ ام ولد کی بیع درست ہے۔ عبیدہ نے یہ عرض کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے سے تو ہم ام ولد کی بیع کی ناجوازی کا فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ اب آپ کا کیا حکم ہے۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اب بھی وہی فیصلہ کرو۔


صحیح
مسلم
شریف
مع مختصر شرح نووی مترجم
ترجمہ علامہ وحید الزمان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)).

٦٢١٩- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

٦٢٢٠- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ((ادْعُوا لِي عَلِيًّا)) فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۲۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب آپؐ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یارسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپؐ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر اور

(۶۲۲۰) ☆ ابوتراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہؓ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضروری ہے اس طرح سے کہ معاویہؓ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو

رسائل جامعية (١٣)

كتاب
فضائل الصحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه
وصي الله بن محمد عباس
الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

طبعة جديدة منقحة

الجزء الثاني

دار ابن الجوزي

(٩٥٦) حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عبد الرزاق، قال: أنا

= وابن سعد (٣: ٢٤)، وأحمد (١: ٣٣١) كلهم عن سعد بن أبي وقاص.
وأخرجه أحمد أيضاً (١: ١٧٠، ١٧٣، ١٧٥، ١٧٩، ١٨٢، ١٨٤، ١٨٥)، عن ابن عباس و (٣: ٣٣٨) عن جابر و (٦: ٣٦٩، ٤٣٨) عن أسماء بنت عميس، وابن سعد (٣: ٢٤) عن البراء وزيد بن أرقم.

(٩٥٥) إسناده ضعيف لضعف هشام بن سعد.
وهو في المسند (٢: ٢٦) مثله ومضى برقم (٥٩) بهذا الإسناد وليس فيه ولقد أوتي.. إلخ.
وشبيه بهذا قول سعد بن أبي وقاص. أخرجه الحاكم في المستدرك (٣: ١١٦)، وأبو الفتح بن أبي الفوارس في الجزء الأربعين من فوائده (ل ٦٥ أ) من طريق هشام وقال: غريب من حديث عمر بن أسيد تفرد به هشام بن سعد.

(٩٥٦) إسناده صحيح.
وهو في المسند (١: ١٧٧) مثله، وفي مصنف عبد الرزاق (١١: ٢٢٦)، وابن سعد هو عامر بن سعد بن أبي وقاص كما في رواية مسلم (٤: ١٨٧٠) عن سعيد عن عامر بن سعد بن أبي وقاص وفيه قال سعيد=

(١) (ي): النبي خير ثم.

معمر، عن قتادة وعلي بن زيد بن جُدعان، قالا: نا ابن المسيب، قال: حدثني ابن[1] لِسَعد بن أبي وقاص، عن أبيه، قال: فدخلت على سَعْد فقلت: حديث حُدثته عنك، حدثنيه حين استخلف النبي ﷺ علياً على المدينة، قال: فغضب سَعْد وقال: من حدثك به؟ فكرهت أن أخبره أن ابنه حدثنيه فيغضب عليه، ثم قال: «إن رسول الله ﷺ حين خرجَ في غزوة تبوك استَخْلف علياً على المدينة، فقال علي: يا رسول الله ما كنت أحب أن تخرج وجهاً إلا وأنا معك، فقال: أو ما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى؟ غير أنه لا نبي بعدي».

مرقاة المفاتيح

للعلامة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ

تحقيق
الشيخ جمال عيتاني

تنبيه:
وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها نص "مرقاة المفاتيح" وألحقنا في آخر المجلد الحادي عشر كتاب "الإكمال في أسماء الرجال" وهو تراجم رجال المشكاة للعلامة التبريزي

الجزء الحادي عشر

المحتوى
كتاب الفضائل والشمائل - كتاب المناقب
تراجم رجال المشكاة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

«أنتَ مني بمنزلة هارون من موسى، إلا أنه لا نبيّ بعدي».

أنت مني بمنزلة هارون من موسى) يعني في الآخرة وقرب المرتبة، والمظاهرة به في أمر الدين كذا قاله شارح من علمائنا. وقال التوريشتي: كان هذا القول من النبي ﷺ مخرجه إلى غزوة تبوك وقد خلف علياً رضي الله عنه على أهله وأمره بالإقامة فيه فأرجف به المنافقون وقالوا: ما خلفه إلا استثقالاً وتخففاً منه، فلما سمع به علي أخذ سلاحه ثم خرج حتى أتى رسول الله ﷺ وهو نازل بالجرف فقال: يا رسول الله زعم المنافقون كذا فقال: كذبوا إنما خلفتك لما تركت ورائي فارجع فأخلفني في أهلي وأهلك، أما ترضى يا علي أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى. تأوّل قول الله سبحان[١]: ﴿**وقال موسى لأخيه هرون أخلفني في قومي**﴾ [الأعراف ـ ١٤٢]. والمستدل بهذا الحديث على أن الخلافة كانت له بعد رسول الله ﷺ زائغ عن منهج الصواب، فإن الخلافة في الأهل في حياته لا تقتضي الخلافة في الأمة بعد مماته، والمقايسة التي تمسكوا بها تنتقض عليهم بموت هارون قبل موسى عليهما السلام. وإنما يستدل بهذا الحديث على قرب منزلته واختصاصه بالمؤاخاة من قبل الرسول ﷺ. وفي شرح مسلم قال القاضي عياض: هذا مما تعلقت به الروافض وسائر فرق الشيعة في أن الخلافة كانت حقاً لعلي رضي الله عنه أنه وصى له بها، فكفرت الروافض سائر الصحابة بتقديمهم غيره، وزاد بعضهم فكفر علياً لأنه لم يقم في طلب حقه، وهؤلاء أسخف عقلاً وأفسد مذهباً من أن يذكر قولهم. ولا شك في تكفير هؤلاء لأن من كفر الأمة كلها والصدر الأوّل خصوصاً فقد أبطل الشريعة وهدم الإسلام. ولا حجة في الحديث لأحد منهم بل فيه إثبات فضيلة لعلي، ولا تعرض فيه لكونه أفضل من غيره وليس فيه دلالة على استخلافه بعده لأن النبي ﷺ إنما قال هذا حين استخلفه على المدينة في غزوة تبوك. ويؤيد هذا أن هارون المشبه به لم يكن خليفة بعد موسى لأنه توفي قبل وفاة موسى بنحو أربعين سنة، وإنما استخلفه حين ذهب لميقات ربه للمناجاة. وقال الطيبي: وتحريره من جهة علم المعاني أن قوله: مني خبر للمبتدأ ومن اتصالية ومتعلق الخبر خاص، والباء زائدة كما في قوله تعالى: ﴿**فإن آمنوا بمثل ما آمنتم به**﴾ [البقرة ـ ١٣٧]. أي فإن آمنوا إيماناً مثل إيمانكم يعني أنت متصل بي ونازل مني بمنزلة هارون من موسى. وفيه تشبيه ووجه الشبه منه لم يفهم أنه رضي الله عنه فيما شبهه به ﷺ فبين بقوله: **(إلا أنه لا نبي بعدي)** أن اتصاله به ليس من جهة النبوة، فبقي الإتصال من جهة الخلافة لأنها تلي النبوة في المرتبة. إما أن يكون حال حياته أو بعد مماته فخرج من أن يكون بعد مماته، لأن هارون عليه السلام مات قبل موسى فتعين أن يكون في حياته عند مسيره إلى غزوة تبوك انتهى. وخلاصته أن الخلافة الجزئية في حياته لا تدل على الخلافة الكلية بعد مماته لا سيما وقد عزل عن تلك الخلافة برجوعه ﷺ إلى المدينة. وفي شرح مسلم قال بعض العلماء في قوله: إلا أنه لا نبي

فضائل الصحابة

للإمام الحافظ الحجة أبي عبد الرحمن
أحمد بن شعيب المعروف بالنسائي

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٣٤ ـ أخبرنا اسماعيل بن مسعود عن خالد قال : انا شعبة عن عمرو ابن مُرَّة قال : سمعتُ أبا حمزة مولى الأنصار قال : سمعتُ زيد بن أرقم يقول : أوَّلُ من صلى مع رسول الله ﷺ ، وقال في موضع آخر : أول من أسلم علي"(١) .

٣٥ ـ أخبرنا بشر بن هلال قال : انا جعفر ـ يعني ابن سليمان ـ قال : انا حربُ بن شدَّاد عن قتادة عن سعيد بن المسيِّب عن سعد بن أبي وقاص قال : لما غزا رسول الله ﷺ غزوة تبوك خلَّف علياً بالمدينة ، فقالوا فيه : ملَّه وكره صُحْبته فتبع عليّ النبي ﷺ حتى لحقه بالطريق ، فقال : يا رسول الله خلفتني بالمدينة مع الذَّراري والنِّساء حتى قالوا : ملَّه وكره صحبته . فقال له النبي ﷺ : يا عليّ ، إنما خلَّفتُك على أهلي ، أما ترضى أن تكونَ مني بمنزلة هارون من موسى . غير أنَّهُ لا نبيَّ بعدي ؟(٢)

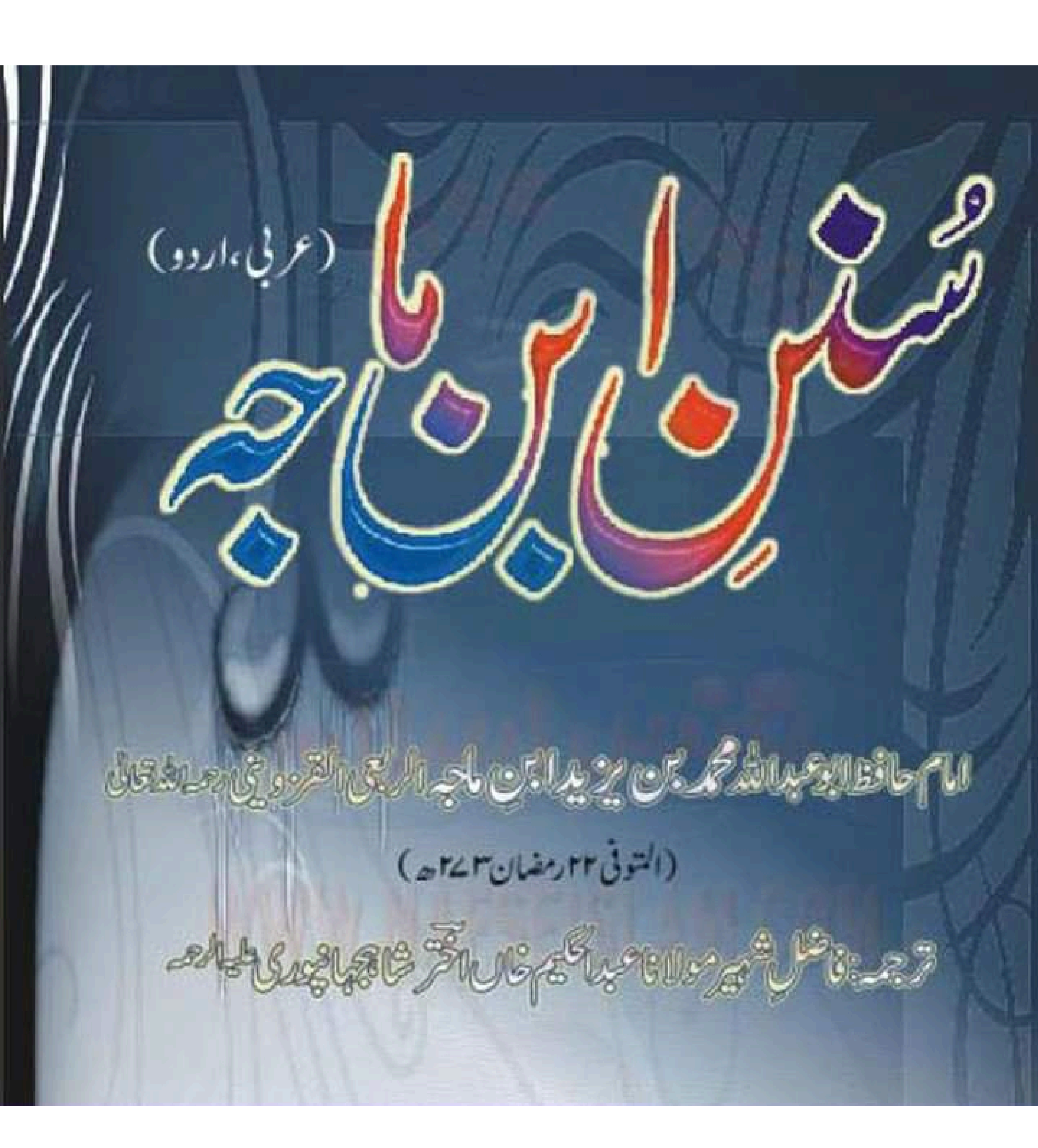
٣٦ ـ أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال : انا أبو نعيم قال : ثنا عبد السلام عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص أن النبي ﷺ قال لعليٍّ : أنتَ منِّي بمنزلةِ هارونَ من موسى .

٣٧ ـ أخبرنا علي بن مسلم قال : ثنا يوسف بن يعقوب الماجشون أبو سلمة قال : أخبرني محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب قال : سألت سعد بن أبي وقاص . فهل سمعت رسول الله ﷺ لعلي : أنتَ مني بمنزلة هارونَ من موسى . إلاَّ أنَّه ليس معي ، أو بعدي نبي ؟ قال : نعم . سمعته . قلتُ : أنتَ سمعتَهُ ؟ فأدخل أصبعيه في أذنيه قال : نعم . وإلا فاستكَّتا .

---

(١) أخرجه الامام أحمد في المسند ٣/ ٣٦٨ .

(٢) هذا الحديث والثلاثة التي تليه أخرجها الشيخان ، بخاري ٧/ ٧١ ، ٨/ ١١٢ ، ومسلم ٤/ ١٨٧٠ .



سنن ابن ماجہ
(عربی، اردو)
امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ
(المتوفی ۲۲ رمضان ۲۷۳ھ)
ترجمہ: فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

5

وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ ؛

کوئی عداوت نہ رکھے گا۔

۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

محمد بشار۔ محمد بن جعفر، شعبہ۔ سعد بن ابراہیم۔ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ کیا اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی

۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَمَرَ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ ؛

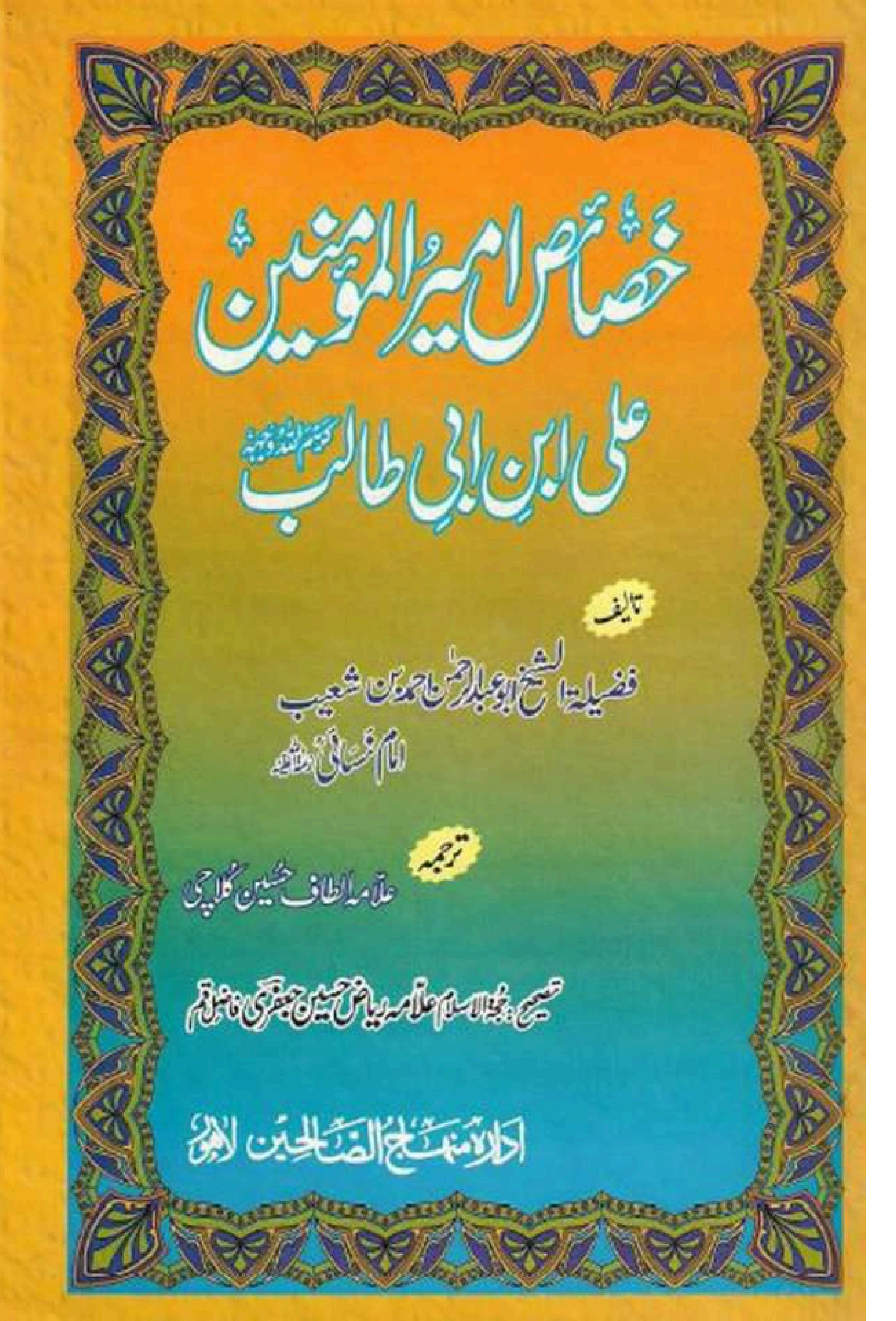
علی بن محمد۔ ابوالحسین۔ حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان، عدی بن ثابت۔ براء بن عازب فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے۔ آپ راہ میں ایک جگہ اترے۔ لوگوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک نہیں ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیا میں ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ مالک نہیں ہوں صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا، تو جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے اے اللہ جو اس سے الفت رکھے تو اس سے الفت رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ وَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، ابن ابی لیلی، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلی۔ ابولیلی کہتے ہیں وہ حضرت علی کے شریک سفر ہوا کرتے تھے، حضرت علی موسم گرما کے کپڑے موسم سرما میں اور موسم سرما کے کپڑے گرمیوں میں پہنتے ہم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس آدمی بھیجا اور خیبر کے روز مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور فرمایا اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے۔ تو اس روز سے میں گرمی اور سردی محسوس نہیں کرتا اور فرمایا میں ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں وہ فرار ہونے والا نہیں ہے۔ پس حضرت علی کے پاس آدمی بھیجا اور انہیں علم عطا فرمایا۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْوَاسِطِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى

محمد بن موسیٰ الواسطی۔ معلی بن عبدالرحمان، ابن ابی ذئب


خصائص امیر المؤمنین
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب
امام نسائی
ترجمہ
علامہ الطاف حسین کلاچی
تصحیح: حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
ادارہ منہاج الصالحین لاہور

اسی صورت میں باہر نہ نکلے، حتیٰ کہ صبح ہو گئی، تو آپ نے سر سے کپڑا اُتار دیا، جب کفار نے حضرت علیؑ کو رسولؐ کے بستر پر دیکھا تو کہا کہ تو لئیم ہے (نعوذ باللہ) ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تو وہ خاموش رہتے اور تم چلاتے ہو، ہم نے آپ کو عجیب پایا۔

۷) رسول اللہؐ جب غزوہ تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علیؑ نے پوچھا میں بھی آپ کیساتھ چلوں گا، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں جب حضرت علیؑ نے سُنا تو رونے لگے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے، جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر تم تک نبوت نہیں پہنچے گی، مگر تم میرے خلیفہ ہو۔

۸) رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تم میرے بعد تمام مومنوں کے مولا ہو۔

۹) راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ کے دروازہ کے علاوہ باقی جتنے اصحاب کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے، بند کر دیئے گئے۔

۱۰) راوی نے کہا کہ حضرت علیؑ حالتِ جنابت میں بھی مسجدِ نبویؐ میں تشریف لاتے تھے اور آپ کے گھر کا دروازہ صرف مسجدِ نبوی میں ہی کھلتا تھا، اس کے علاوہ کوئی دروازہ نہیں تھا۔

۱۱) رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔

۱۲) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم اصحاب الشجرہ پر راضی ہوئے، پس ہم جانتے ہیں جو ان کے قلوب میں ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس فرمان کے بعد وہ ان پر ناراض ہے۔

جب حضرت عمر نے اہلِ مکہ کیلئے جاسوسی کرنے والے "بدری صحابیؓ" کی گردن مارنے کی اجازت مانگی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تم یہ کام کرنے والے ہو، کیا تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کیلئے خبر دی ہے کہ "پس تم جو چاہو کرو۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا ،

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی ، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفّٰی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف ، ابو داؤد شریف ، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

باب ۵۷۸

١٦٦١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مِنِّي هَذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَغْرَبَهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب ۵۷۹

١٦٦٢- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هَذَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

١٦٦٣- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَغْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کرتے: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات ایک نیک آدمی کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کو دوسرے سے وابستہ کرنے سے مراد انہی دین کی خلافت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: تم مجھ سے یوں ہو جیسے حضرت موسیٰ سے حضرت ہارون ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَہْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مومن اور نہیں عداوت رکھے گا مجھ سے مگر منافق۔ (مسلم)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ہٰذِہِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا: کل یہ جھنڈا میں ایسے



محدثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

:مولا علیؑ کی خلافت حدیث نبویؐ سے:

نبیؐ نے فرمایا:

انی تارک فیکم خلیفتین: کتاب اللہ۔۔۔وعترتی اہل بیتی۔۔

میں تم میں دو خلیفے چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب۔۔۔اور ایک میری عترت اہلبیت۔۔

(فضائل الصحابہ جلد۲ صفحہ ۷۴۷ امام احمد بن حنبل)

اور اس روایت کی اسناد کو حاشیہ میں حسن کہا گیا ہے۔

اور اہل سنت کے عالم مصطفیٰ بن العدوی نے اسی کی شرح صحیح المسند من فضائل الصحابہ صفحہ ۲۴۸ میں اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

تو اس روایت سے ثابت ہے کہ خلافت صرف اہل بیت کا حق ہے اور نبیؐ نے اپنی زندگی میں ہی خلافت اہل بیت کے لئے مختص کر دی تھی تو اب ہم کیونکر سقیفہ والوں کو خلیفہ مانیں؟ جبکہ نبیؐ نے خلافت اہل بیت میں رکھ دی۔ تو کسی دوسرے کا حق نہیں بنتا کہ وہ خلافت پر قابض ہو اور نہ ہی ہم ان ظالموں کو خلیفہ مانتے ہیں۔

رسائل جامعية (١٣)

كتاب

فضائل الصحابة

للإمام

أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه

وصي الله بن محمد عباس

الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

طبعة جديدة منقحة

الجزء الثاني

دار ابن الجوزي

(١٠٣٢) حدثنا عبد الله، قال: حدثني أبي، حدثنا أسود بن عامر، نا شريك، عن الرُّكين، عن القاسم بن حسان، عن زيد بن ثابت، قال: قال رسول الله ﷺ: «إني تارك فيكم خليفتين: كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض[1] أو ما بين السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن[2] يتفرقا حتى يردا علي الحوض».

(١٠٣٣) حدثنا عبد الله، قال: حدثني أبي، قثنا محمد بن

(١٠٣٢) إسناده حسن لغيره.

شريك سيء الحفظ، لكن له شواهد. والرُّكين بن الربيع بن عَمِيْلة الفزاري أبو الربيع الكوفي تابعي ثقة وثقه أحمد وابن معين والنسائي وغيرهم، مات سنة (١٣١).

الجرح (٢: ١: ٥١٣)، التهذيب (٣: ٢٨٧).

والقاسم بن حسان العامري الكوفي تابعي صغير ثقة وثقه أحمد بن صالح وذكره ابن شاهين في الثقات، وذكره ابن حبان في ثقات التابعين وأتباعهم أيضاً، وقال ابن القطان: لا يعرف حاله.

الجرح (٣: ٢: ١٠٨)، التهذيب (٧: ٣١).

وأخرجه عبد بن حميد كما في منتخب مسنده (٣٨ أ) من طريق شريك.

والحديث صحيح ومضى برقم (١٧٠).

(١٠٣٣) إسناده صحيح.

وذكره في مجمع الزوائد (٩: ١١٦) مثله وقال: رواه البزار وفيه يحيى بن السكن وثقه ابن حبان والنسائي وضعفه صالح جزرة وبقية رجاله ثقات.

وأخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب (٣: ٣٩)، وأحمد بن منيع في مسنده كما في المطالب العالية (٤: ٥٧) كلاهما من طريق أبي إسحاق بلفظ: كنا نتحدث أن أقضى أهل المدينة وكذا ذكره عن ابن مسعود المحب الطبري في الرياض النضرة (٣: ٢١٣) ونسبه للحاكمي، =

الصحيح المسند
من
فضائل الصحابة

تأليف

أبي عبد الله مصطفى بن العدوي

دار ابن عفان

هُم ؟ قال : هم آل عليٍّ وآل عقيلٍ وآل جعفرٍ وآل عباسٍ . قال كل هؤلاء حُرِمَ الصدقةَ ؟ قال : نعم . صحيح

وعزاه المزى للنسائى ، وأخرجه أحمد (٤/٣٦٦-٣٦٧) ، وعبد بن حميد فى المنتخب بتحقيقى (٢٦٥) .

حث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على اتباع الصالحين من أهل البيت

قال الإمام أحمد رحمه الله (٥/١٨٩) :

حدثنا أبو أحمد الزبيرى ثنا شريك عن الركين عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال : **قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : إنى تارك فيكم خليفتين كتاب الله وأهل بيتى وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علىَّ الحوض جميعاً .** **صحيح لغيره**[1]

وأخرجه أحمد أيضاً (٥/١٨١-١٨٢) ، وهو فى فضائل الصحابة (زيادات القطيعى ١٤٠٣) ، وعبد بن حميد فى المنتخب بتحقيقى (٢٤٠) .

---

(١) وله طريق أخرى عند الترمذى (٣٧٨٨) إلى زيد بن أرقم وأبى سعيد الخدرى رضى الله عنهما مرفوعاً ، وتقدم معناه عند مسلم .

والتقييد فى العنوان الذى عنونا به - بالصالحين - تقييد لابد منه إذ لم يأمرنا الله عز وجل باتباع سبيل المفسدين من كانوا وأينما كانوا قال تعالى : ﴿ ... **ولا تتبع سبيل المفسدين** ﴾ وقال عز وجل : ﴿ **ولا تطع من أغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان أمره فرطا** ﴾ وقال النبى صلى الله عليه وآله وسلم : « **من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه** » وقد كان أبو لهب - لعنه الله - هاشميا فنزلت فيه سورة من القرآن تبكته وتذمه هو وزوجته .

خلافت مولا علیؑ اور وصیت رسولؐ

اہل سنت کے بہت مشہور عالم و محدث **نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی** لکھتے ہیں:

عن عمار بن یاسر قال: قال رسول اللہؐ : اوصی من آمن بی وصدقی بولایة علی بن ابی طالبؑ من تولاء فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ عزوجل ومن احبه فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ تعالیٰ ، ومن ابغضه فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ عزوجل۔

عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہے اسے **میں علیؑ کی ولایت کی وصیت کرتا ہوں** جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس نے اللہ سے محبت رکھی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ حدیث ۱۴۶۶۰)

رواه الطبرانی باسنادین احسنهما۔

اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

تو اب ایک حسن صحیح روایت سے ثابت ہے کہ نبیؐ نے خود علیؑ کی ولایت کی وصیت کی تھی۔

﴿طالب دعا﴾

مولا علیؑ خلیفہ بلا فصل اور سقیفہ کے غاصب

اہل سنت کے امام، محدث، فقیہ ابن حزم لکھتے ہیں:

لعنة الله عل کل اجماع یخرج عنه علی بن ابی طالب.

اس اجماع پر اللہ کی لعنت ہے جس میں علی بن ابی طالبؑ موجود نہ ہوں۔

(المحلیٰ جلد ۹ صفحہ ۳۴۵)

اس لعنت میں سقیفہ والے بھی آتے ہیں جو نبیؐ کا جنازہ چھوڑ کر ابو بکر کو خلیفہ بنانے چلے گئے لیکن مولا علیؑ اس وقت ان میں موجود نہیں تھے۔

آگے اہل سنت کے حافظ یوسف الکنجی شافعی لکھتے ہیں:

قال الحافظ البیهقی: وهو اهل کل فضیلة ومنقبة ومستحق لکل سابقة ومرتبة ولم یکن احد وقته احق بالخلافة منه.

حافظ بیہقی کہتے ہیں مولا علیؑ ہر فضیلت اور منقبت کے اہل ہیں اور ہر مرتبہ اور بڑائی آپکو زیب دیتی ہے۔ آپکے وقت میں کوئی بھی آپ سے بڑھ کر خلافت کا حقدار نہ تھا۔

(کفایة الطالب صفحہ ۲۵۳)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے تینوں خلیفہ غاصب تھے جنہوں نے مولا علیؑ کا حق چھینا تھا کیونکہ اہل سنت کا اپنا عالم تسلیم کر رہا ہے کہ مولا سے بڑھ کر خلافت کا کوئی حقدار نہ تھا۔

(طالب دعا)



المحلى

تصنيف الامام الجليل، المحدث الفقيه، الاصولي، قوى العارضة، شديد المعارضة، بليغ العبارة، بالغ الحجة، صاحب التصانيف الممتعة، في المنقول، والمعقول، والسنة، والفقه، والأصول والخلاف، مجدد القرن الخامس، فخر الأندلس

أبي محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم

المتوفى سنة ٤٥٦ هـ

الجزء التاسع

عنيت بنشره وتصحيحه للمرة الأولى سنة ١٣٥١ هـ

إدارة الطباعة المنيرية

لصاحبها ومديرها محمد منير عبده أغا الدمشقي

بتحقيق محمد منير الدمشقي صاحب ومدير ادارة الطباعة المنيرية

ادارة الطباعة المنيرية بمصر بشارع الأزهر درب الاتراك رقم ١

مالك : من أوصى بعتق جزء من عبد لم يعتق منه الا ما أوصى بعتقه فقط ورق باقيه سواء حمله الثلث كله أو قصر عنه فان لم يحمل الثلث ما أوصى بعتقه لم يعتق منه الا ما حمل الثلث مما أوصى بعتقه منه ورق سائره فان أوصى بعتق عبيده أو دبرهم فانه يعتق من كل واحد منهم ماحمله الثلث فقط ويرق سائره فلو دبر في صحته أو في مرضه بدىء بالأول فالأول على رتبة تدبيره لهم فاذا تم الثلث رق الباقون ورق باقي من لم يحمل الثلث جميعه ، وقال الشافعي : من أوصى بعتق رقيق له لا يحملهم الثلث قوموا ثم أقرع بينهم فاعتق منهم ماحمله الثلث ورق سائرهم ويرق باقي من لم يحمل الثلث جميعه .

قال أبو محمد : أما قول الشافعي فاقتصر على خبر عمران بن الحصين الذي ذكرنا وترك خبر الاستسعاء وقد ذكرناه باسناده في كتاب العتق من ديواننا هذا ولا يجوز ترك شيء من السنن الثابتة . وأما قول مالك فخالف لجميع السنن الواردة في ذلك لا لحديث القرعة الذي رواه عمران اخذ ولا بحديث ابي هريرة : وابن عمر في التقويم على من أعتق شركا له في مملوك أخذ ، والموصى شريك للورثة في العبد الذي أعتق وفي الاستسعاء وهذا لا يجوز البتة . وأما أبو حنيفة فاقتصر على حديث الاستسعاء وخالف خبر عمران بن الحصين ولا يجوز ترك شيء من السنن الثابتة واعتلوا في رد خبر عمران بن الحصين بأشياء فاسدة منها أنهم قالوا : لو كانت القرعة تستعمل كما قضى بها علي باليمن في الولد الذي ادعاه ثلاثة رجال فألحقه بالذي خرج سهمه عليه ثم نسخ ذلك وأجمع المسلمون على تركه .

قال أبو محمد : وقد كذبوا ما نسخ ذلك قط وكيف يجمع المسلمون على تركه وقد قضى به علي رضي الله عنه باليمن وأقره النبي عليه الصلاة والسلام وعلمه ومات عليه الصلاة والسلام الى نحو ثلاثة أشهر فمن ذا الذي نسخ ذلك ولعنة الله على كل اجماع يخرج عنه علي ابن أبي طالب ومن بحضرته من الصحابة ، وما وجدنا عن أحد من الصحابة رضي الله عنهم ولا من التابعين انكارا لفعل علي في ذلك وحكمه ، فمن أكذب من أصحاب هذه الدعاوى؟ والعجب كله في مخالفتهم حكم علي بعلم رسول الله ﷺ وهو ثابت صحيح وأخذهم في المسألة نفسها برواية فاسدة لا تصح نسبت الى عمر رضي الله عنه من الحاقه الولد بأبوين والقرآن والسنة والمعقول يبطل ذلك . وقالوا : ان من أخذ بحديث عمران بن الحصين في القرعة قد خالفه فيمن بدأ بعتق الأول فالأول في وصيته فكذبوا ما خالفنا خبر عمران لانه ليس في خبر عمران أنه بدأ بالوصية باسمائهم اسما اسما وانما لفظه انه يقتضي عتقه لهم بالوصية جملة واحدة فلم تتعد لفظ الخبر الى ماليس فيه ، وقالوا : وجدنا حديث عمران بن الحصين مضطربا فيه فمرة رواه أبو قلابة عن أبي المهلب عن عمران ومرة رواه عن

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الكنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

الله ما اكثر مناقب علي وفضائله إني لأحسبها ثلاثة آلاف .

فقال ابن عباس رضي الله عنه : أو لا تقول انها الى ثلاثين ألفاً اقرب ،

خرج هذا الأثر جماعة من الحفاظ في كتبهم (٨٣٥) .

قلت ، ويدلك على ذلك ما رويناه عن إمام اهل الحديث احمد بن حنبل وهو أعرف اصحاب اهل الحديث في علم الحديث ، قريع قران اقرانه ، وإمام زمانه ، والمقتدى به في هذا الفن في أيامه ، والفارس الذي نكب فرسان الحفاظ في ميدانه ، وروايته مقبولة ، وعلى كاهل التصديق محمولة ، ولايتهم في دينه ولا يشك انه يقول بتفضيـــل الشيخين ابي بكر وعمر رضي الله عنهما ، وأرضاهما ، وأظلنا بظل رضاهما ، فجاءت روايته فيه كعمود الصباح ولا يمكن ستره بالراح ، وهو (ما اخبرنا) العلامة مفتي الشام ابو نصر محمد بن هبة الله بن قاضي القضاة شرقاً وغرباً ابي نصر محمد بن هبة الله بن مميل الشيرازي ، اخبرنا الحافظ ابو القاسم علي بن الحسن الشافعي ، اخبرنا ابو المظفر عبد المنعم بن الامام عبد الكريم ، اخبرنا الامام الحافظ على التحقيق احمد بن الحسين البيهقي قال : سمعت محمد بن عبد الله الحافظ ، يقول ، سمعت القاضي ابا الحسن علي ابن الحسن الجراحي ، وأبا الحسين محمد بن المظفر الحافظ ، يقولان : سمعنا ابا حامد محمد بن هارون الحضرمي يقول : سمعت محمد بن منصور الطوسي يقول: سمعت الامام احمد بن حنبل يقول ما جاء لأحد من اصحاب رسول الله(ص) ما جاء لعلي بن ابي طالب (٨٣٦) .

قال الحافظ البيهقي : وهو اهل كل فضيلة ومنقبة ، ومستحق لكل سابقة ومرتبة ، ولم يكن احد في وقته احق بالخلافة منه .

قلت : هكذا اخرجه الحافظ الدمشقي في ترجمته من التاريخ ، وأما فضائله

---

(٨٣٥) المصدر السابق ٣ .

(٨٣٦) المناقب الخوارزمي ٣ .

مولا علیؑ خلیفہ بلا فصل

صحابہ کی نظر میں

اہل سنت کے عالم **محمد حسین الذھبی** لکھتے ہیں:

بل وجد من الصحابه من كان يحب عليا ويرى انه افضل من سائر الصحابه وانه اولى بالخلافة من غيره، كعمار بن ياسر، والمقداد بن الاسود وابى ذر غفارى وسلمان الفارسى وجابر بن عبدالله ... وغيرهم كثير.

صحابہ میں سے ایسے بھی تھے جو علیؑ سے محبت کرتے تھے اور انکو تمام صحابہ سے افضل مانتے تھے اور انہیں خلافت میں باقیوں (تینوں) سے اوپر سمجھتے تھے جیسا کہ عمار بن یاسر، مقداد، ابوذر، سلمان، جابر بن عبداللہ اور بھی بہت سارے تھے۔

(التفسیر والمفسرون جلد ۲ صفحہ ۵)

نوٹ: جو لوگ نعرہ ہی یہی لگاتے ہیں کہ "ہم نوکر صحابہ کے" اب وہ کیوں نہیں عمل کرتے صحابہ کی اس روش پر؟؟ باقی تینوں کی خلافت کے چھوڑ کر علیؑ کو اولی بالخلافت کیوں نہیں مانتے؟ اور اگر علیؑ کو خلیفہ بلافصل خلیفہ ماننا غلط ہے تو پہلے صحابہ پر فتوی دو۔

(طالب دعا)

التفسير والمفسرون

بحث تفصيلي عن نشأة التفسير وتطوره . وألوانه ومذاهبه .
مع عرض شامل لأشهر المفسرين . وتحليل كامل لأهم كتب التفسير
من عصر النبي صلى الله عليه وسلم إلى عصرنا الحاضر

تأليف
الدكتور محمد حسين الذهبي

الجزء الثاني

الناشر
مكتبة وهبة
١٤ شارع الجمهورية . عابدين
القاهرة - تليفون ٣٩١٧٤٧٠

الشيعة وموقفهم من تفسير القرآن الكريم

● كلمة إجمالية عن الشيعة وعقائدهم:

الشيعة فى الأصل، هم الذين شايعوا عليًا وأهل بيته ووالوهم، وقالوا: إن عليًا هو الإمام بعد رسول الله ﷺ، وإن الخلافة حق له، استحقها بوصية من رسول الله ﷺ، وهى لا تخرج عنه فى حياته، ولا عن أبنائه بعد وفاته، وإن خرجت عنهم فذلك يرجع إلى واحد من أمرين:

أحدهما: أن يغتصب غاصب ظالم هذا الحق لنفسه.

ثانيهما: أن يتخلى صاحب الحق عنه فى الظاهر، تقيَّة منه، ودرءًا للشر عن نفسه وعن أتباعه.

وهذا المذهب الشيعى، من أقدم المذاهب الإسلامية، وقد كان مبدأ ظهوره فى آخر عهد عثمان رضى الله عنه [١]، ثم نما واتسع على عهد علىّ رضى الله عنه، إذ كان كلما اختلط - رضى الله عنه - بالناس تملكهم العجب، واستولت عليهم الدهشة، مما يظهر لهم من قوة دينه، ومكنون علمه، وعظيم مواهبه، فاستغل الدعاة كل هذا الإعجاب وأخذوا ينشرون مذهبهم بين الناس.

ثم جاء عصر بنى أمية وفيه وقعت المظالم على العلويين، ونزلت بهم محن قاسية، أثارت كامن المحبة لهم، وحرَّكت دفين الشفقة عليهم، ورأى الناس فى علىّ وذُرِّيته شهداء هذا الظلم الأموى، فاتسع نطاق هذا المذهب الشيعى وكثر أنصاره. ويظهر لنا أن هذا الحب لعلىّ وأهل بيته، وتفضيلهم على مَن سواهم، ليس بالأمر الذى جَدَّ وحدث بعد عصر الصحابة، بل وُجِدَ من الصحابة مَن كان يحب عليًا ويرى أنه أفضل من سائر الصحابة، وأنه أولى بالخلافة من غيره، كعمَّار بن ياسر، والمقداد بن الأسود، وأبى ذر الغفارى، وسلمان الفارسى، وجابر بن عبد الله .. وغيرهم كثير.

غير أن هذا الحب والتفضيل لم يمنع أصحابه من مبايعة الخلفاء الذين سبقوا عليًا رضى الله عنه، لعلمهم أن الأمر شورى بينهم، وأن صلاح الإسلام والمسلمين لا بد له من شمل متحد وكلمة مجموعة، كما أن الأمر لم يصل بهم إلى القول بالمبدأ الذى تكاد تتفق عليه كلمة الشيعة، ويرونه قوام مذهبهم وعقيدتهم وهو «أن الإمامة ليست من مصالح العامة التى تُفوَّض إلى نظر الأمة، ويعين القائم بها بتعيينهم، بل هى ركن الدين وقاعدة الإسلام، ولا يجوز للنبى إغفاله ولا تفويضه إلى الأمة، بل يجب

(١) وقيل عند انتخاب الخليفة الأول بعد وفاة رسول الله ﷺ.